قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (اٰل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

ہفتہ 24؍دسمبر 2022ء | 29؍جمادی الاول 1444 ہجری قمری | 24؍فتح 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:283

ارشاد باری تعالیٰ

كُنۡتُمۡ خَيۡرَ اُمَّةٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَتَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَتُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوۡ اٰمَنَ اَهۡلُ الۡكِتٰبِ لَكَانَ خَيۡرًا لَّهُمۡ ؕ مِنۡهُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَاَكۡثَرُهُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۱۱۱﴾

(اٰلِ عمران: 111)

ترجمہ: تم بہترین امّت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے نکالی گئی ہو۔ تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو یہ ان کے لئے بہت بہتر ہوتا۔ ان میں مومن بھی ہیں مگر اکثر ان میں سے فاسق لوگ ہیں۔

فرمانِ رسولؐ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم ضرور امر بالمعروف کرو اور تم ضرور ناپسندیدہ باتوں سے منع کرو۔ ورنہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب نازل کرے اور عذاب نازل ہونے کے بعد تم دعا کرو گے مگر تمہاری دعا قبول نہیں کی جائے گی۔

(ترمذی۔ ابواب الفتن۔ باب ماجاء في الامر بالمعروف والنهي عن المنكر)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

- پس زبان کو جیسے خدا تعالیٰ کی رضامندی کے خلاف کسی بات کے کہنے سے روکنا ضروری ہے۔ اسی طرح امر حق کے اظہار کے لئے کھولنا لازمی امر ہے۔ یَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَیَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ (آل عمران: 115) مومنوں کی شان ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے سے پہلے ضروری ہوتا ہے کہ انسان اپنی عملی حالت سے ثابت کر دکھائے کہ وہ اس قوت کو اپنے اندر رکھتا ہے کیونکہ اس سے پیشتر کہ وہ دوسروں پر اپنا اثر ڈالے اس کو اپنی حالت اثر انداز بھی تو بنانی ضروری ہے۔ پس یاد رکھو کہ زبان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کبھی مت روکو۔ ہاں محل اور موقع کی شناخت بھی ضروری ہے اور انداز بیان ایسا ہونا چاہئے جو نرم ہو اور سلاست اپنے اندر رکھتا ہو اور ایسا ہی تقویٰ کے خلاف بھی زبان کا کھولنا سخت گناہ ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 281-282 ایڈیشن 1988ء)

- قرآن کریم کی یہ تعلیم ہرگز نہیں ہے کہ عیب دیکھ کر اسے پھیلاؤ اور دوسروں سے تذکرہ کرتے پھرو بلکہ وہ فرماتا ہے تَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ وَتَوَاصَوۡا بِالۡمَرۡحَمَةِ (البلد: 18) کہ وہ صبر اور رحم سے نصیحت کرتے ہیں۔ مَرۡحَمَہ یہی ہے کہ دوسرے کے عیب دیکھ کر اسے نصیحت کی جاوے اور اس کے لئے دعا بھی کی جاوے۔ دعا میں بڑی تاثیر ہے اور وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ایک کے عیب کو بیان تو سَو مرتبہ کرتا ہے لیکن دعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتا۔ عیب کسی کا اس وقت بیان کرنا چاہئے جب پہلے کم از کم چالیس دن اس کے لئے رو رو کر دعا کی ہو۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 79 ایڈیشن 1984ء)

فرمان خلیفۂ وقت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اچھے لوگ اس لئے ہو کہ صرف اپنے متعلق یا اپنے بیوی بچوں کے متعلق نہیں سوچتے یا اپنے خاندان کے متعلق یا اپنے قبیلے سے متعلق یا صرف اپنے ملک کے لوگوں کے متعلق نہیں سوچتے، بلکہ یہ سوچ رکھتے ہو کہ کوئی شخص چاہے وہ کسی خاندان کا ہو، کسی قبیلے کا ہو، کسی ملک کا ہو تم نے ہر ایک سے نیکی کرنی ہے اور ہر ایک کا دل جیتنا ہے اور یہ تم پر فرض ہے کہ اس دل جیتنے کے لئے کبھی کسی سے کسی قسم کی برائی نہیں کرنی، بلکہ تمہارے ہر عمل سے محبت ٹپکتی ہو اور یہ سب کام تم نے اس لئے کرنے ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے اور اس کے بغیر تمہارا اللہ تعالیٰ پر ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔ تو دیکھیں بہترین امت اللہ تعالیٰ نے صرف اس لئے نہیں بنایا کہ ہم مسلمان ہو گئے۔ جس طرح بہت سے مسلمانوں کو آپ دیکھتے ہیں، جن سے اگر تم پوچھو کہ مسلمان ہو تو کہتے ہیں کہ الحمد للہ ہم مسلمان ہیں۔ لیکن اگر ان کے عمل کو دیکھو تو نظر آئے گا کہ شیطان بھی ان لوگوں سے دور بھاگتا ہے۔ تو امت مسلمہ کا بہترین فرد ہونے کے لئے ضروری ہے کہ نیک عمل کرو اور برائیوں کو چھوڑو۔ جب اپنے عمل ایسے بناؤ گے تبھی تم دوسروں کو نیکیوں کا حکم دے سکتے ہو اور برائیوں سے روک سکتے ہو۔ ورنہ تو جب بھی تم اصلاح کی کوشش کرو گے تو تمہیں یہی جواب ملے گا کہ پہلے اپنے آپ کو درست کرو، اپنی اصلاح کرو۔

(خطبہ جمعہ 6؍ مئی 2005ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- بیت النصر۔ ناروے کی تعمیر سے متاثر ہو کر (منظوم)
- مساجد کا قیام، جماعت کی ترقی اور تبلیغ کا ذریعہ ہے
- لندن کی پہلی مسجد فضل کی عظیم الشان تاریخ
- جرمنی ہیمبرگ میں مسجد فضل کی تعمیر
- فرانس کی پہلی احمدیہ مسجد
- اسکاٹ لینڈ میں احمدیہ مساجد کا قیام
- سپین کی پہلی تاریخی مسجد بشارت کا تعارف
- مسجد مبارک ہیگ اور حضرت مصلح موعودؓ
- حضرت عیسیٰؑ کی بن باپ پیدائش سائنس کے تناظر میں

دربارِ خلافت

شادی کے بعد حصول تعلیم، بچوں کی تربیت میں حائل نہ ہو

مؤرخہ 4/ ستمبر 2022ء کو اٹلی کی نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کی حضور انور سے ورچوئل ملاقات تھی جس میں سوال ہوا:

سوال: کچھ کووِڈ کی وجہ سے اور کچھ موجودہ مالی بحران کی وجہ سے بڑھتی ہوئی مہنگائی کے زیر اثر بہت سے لوگ مالی کمزوری کا شکار ہو رہے ہیں اور اقتصادی طور پر پریشانیاں اور بے چینیاں بڑھتی جا رہی ہیں۔ ایسے میں آپ ہمیں کیا نصیحت فرمائیں گے اور نوجوان نسل کو آپ ان حالات سے نمٹنے کے لیے کیا لائحہ عمل دیں گے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ’’یہ تو ساری دنیا کے حالات ایسے ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ اپنے اندر قناعت پیدا کرو۔ اگر قناعت پیدا ہو جائے تو جو فضول خرچیاں ہیں، غلط قسم کی خواہشات ہیں ان میں کمی آ جاتی ہے۔ اب اگر ایک عورت کہتی ہے کہ میں نے جو میک اپ کا سامان ہے وہ فلاں جگہ کا، مہنگا ترین، ہی لینا ہے یا میں نے کپڑے پہننے ہیں تو فلاں ڈیزائنر کے ہی کپڑے پہننے ہیں اور اس پر خرچ کرنا ہے، تو ظاہر ہے بے چینیاں پیدا ہوں گی۔ لیکن اگر قناعت ہے۔ تو پھر جو بھی ہے اس میں گزارہ کرنا ہے تو خود ہی احساس پیدا ہو جائے گا۔ دنیا میں ہر جگہ اب یہ گیس کی کمی ہونے والی ہے۔ fuel کی مہنگائی ہوگئی ہے اور مزید ہو گی اور اس میں کمی بھی ہو گی۔ تو اس سے قیمتوں میں باقی چیزوں پر بھی اثر ہو گا۔ یہ صرف احمدی عورتوں کا سوال نہیں ہے بلکہ یہ دنیا کے ہر شخص کا سوال ہے۔ تو اسی طرح اپنے آپ کو ایڈجسٹ کرنا ہو گا۔ جو دین سے تعلق رکھنے والے ہیں تو وہ پھر دنیاوی لالچ میں نہیں ڈوبتے۔ آپ لوگوں نے تو دنیا کو گائیڈ کرنا ہے کہ بجائے اس کے کہ دنیا کے لالچ کے پیچھے پڑ کر ایک دوسرے کے حقوق کو مارو، حقوق غصب کرو، چوریاں کرو اور ڈاکے ڈالو یا قتل و غارت کرو یا ملک میں یا حکومتوں کے خلاف فساد پیدا کرو یا جلوس نکالو، اپنے اندر قناعت پیدا کرو اور کم سے کم خرچ میں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو۔ یہ احمدی اپنی تربیت اس طرح کر لیں گے تو باقی دنیا کی بھی تربیت کر سکیں گے۔ اس کے لیے تو ایک مستقل کوشش ہے۔ اپنے حالات کے مطابق وہاں ایک لائحہ عمل بنائیں۔ ایک عمومی لائحہ عمل تو میں کئی دفعہ دے چکا ہوں کہ قناعت پیدا کریں، اپنے دین سے تعلق پیدا کریں۔ تو جو دنیاوی خواہشات ہیں وہ کم ہو جاتی ہیں۔ ورنہ دنیاوی خواہشات تو کبھی کم ہو ہی نہیں سکتیں، بڑھتی چلی جائیں گی۔ یہ تو ایسی بیماری ہے جس طرح کھجلی کی، سکِن کی بیماری ہوتی ہے۔ انسان کھجاتا رہتا ہے اور اس کو مزا آتا رہتا ہے اور پھر اپنے آپ پر زخم ڈال لیتا ہے۔ یہ تو بالآخر پھر اپنے آپ کو زخمی کرنے والی بات ہو گی۔ اس لیے قناعت، اللہ تعالیٰ کا ذکر اور نمازوں کی طرف توجہ کرو، تو خود ہی ساری چیزیں ٹھیک ہو جائیں گی۔ اللہ سے تعلق پیدا کر لیں، باقی بیماریاں خود ہی دور ہو جائیں گی۔‘‘

سوال: میرا سوال یہ ہے کہ شادی کے بعد دیکھا جاتا ہے کہ یہاں اٹلی میں اکثر لڑکیاں تعلیم چھوڑ دیتی ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ’’پہلا کام تو لڑکیوں کا یہی ہوتا ہے کہ وہ گھر کو سنبھالیں۔ اگر خاوند کہتا ہے کہ تعلیم چھوڑ دو۔ تو بہتر یہ ہے کہ گھر میں فساد سے بچنے کے لیے تعلیم چھوڑ دو اور اگر بچے پیدا ہو جاتے ہیں تو بچوں کی تربیت پہلا فرض ہے اور اگر کسی پروفیشنل تعلیم میں ہے، کوئی عورت پڑھ رہی ہے۔ میڈیکل کر رہی ہے یا کچھ اور جس سے دنیا کو فائدہ ہو رہا ہو تو بچوں کی پیدائش کے دوران خاوند سے اجازت لے کر اس تعلیم کو بعد میں بھی جاری رکھ سکتی ہے۔ یا شادی سے پہلے ایک معاہدہ کر لے کہ میں یہ تعلیم پڑھ رہی ہوں اس کو میں نے پڑھنا ہے۔ اس پروفیشن میں میں نے جانا ہے تو مجھے شادی کے بعد بھی پڑھنے کی اجازت ہو گی۔ تو پھر گھروں میں فساد نہیں ہوتا۔ جھگڑے نہیں ہوتے۔ لیکن پہلی بات یہی ہے کہ اگر بچے ہوں تو بچوں کی طرف توجہ کرو۔ میں نے کئی عورتیں دیکھی ہیں، احمدی عورتیں ہیں۔ بچے بھی پیدا ہوئے ہیں اور انہوں نے اپنی تعلیم بھی جاری رکھی ہے۔ بچوں کی پیدائش کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر بھی بن گئیں۔ تو کچھ عرصہ ان کو بریک لینا پڑا۔ لیکن اپنی تعلیم جاری رکھی اور اگر خاوند بالکل ناپسند کریں اور پہلے معاہدہ بھی نہیں ہوا تو پھر یہی ہے کہ گھروں کو سنبھالو اور بچوں کی تربیت کی طرف توجہ کرو۔‘‘

(روزنامہ الفضل آن لائن 15/ نومبر 2022ء)

بیت النصر۔ ناروے کی تعمیر سے متاثر ہو کر

ہماری یہ مسجد خدا کا نشاں ہے
خدا کی عنایت کا یہ سائباں ہے

ہماری دعاؤں کا قربانیوں کا
صلہ دینے والا وہ رب جہاں ہے

بہت زور مارا کہ تعمیر نہ ہو
عدو میں مگر اتنی طاقت کہاں ہے

بہت دلنشیں ہے ہماری یہ مسجد
منارہ بھی اس کا بڑا ضوفشاں ہے

سکوں بخشتا ہے ہمارے دلوں کو
یہ گھر ہے خدا کا ہماری اماں ہے

خلافت کی شفقت رہی ہم کو حاصل
اسی کی توجہ سے جذبہ جواں ہے

جماعت ہے چھوٹی مگر دل بڑے ہیں
خلوص و وفا کی وہ اک کہکشاں ہے

بہت شکر کرتے ہیں سارے ہی مومن
خدایا تو ہم پہ سدا مہرباں ہے

خواجہ عبدالمومن۔ ناروے

اداریہ

مساجد کا قیام، جماعت کی ترقی اور تبلیغ کا ذریعہ ہے

مختلف ممالک اور جزائر میں جماعت احمدیہ کی پہلی پہلی تعمیر ہونے والی مسجد پر بہت ہی خوبصورت اور ایمان افروز دستاویزی فلم مع دلکش تصاویر موصول ہوئیں جو مؤرخہ 22-30/ دسمبر 2022ء کے 8 شماروں کی زینت بن رہے ہیں۔ پاکستان اور دنیا کے بعض دیگر ممالک جیسے انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کی مساجد کو شہید کیا جا رہا ہے۔ مینارے اور محراب مسمار کئے جا رہے ہیں۔ پاکستان میں تو مسجد کی طرز پر نئی تعمیر پر پابندی ہے اس دوران مکرم انیس رئیس مبلغ انچارج جاپان نے یہ تجویز دی کہ مختلف ممالک اور جزائر میں جہاں جہاں مسجد یا مساجد تعمیر کرنے کی اللہ تعالیٰ نے جماعت کو توفیق دی ہے وہاں کی پہلی مسجد کی تاریخ کو اکٹھا کر دیا جائے۔ مجھے یہ تجویز بہت پسند آئی اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بغرض منظوری، دعا اور رہنمائی کے بھجوا دی جہاں سے دعاؤں کے ساتھ ’’اجازت ہے‘‘ کے الفاظ سے اجازت ہوگئی۔ جس پر خاکسار نے سب سے پہلے الفضل آن لائن کے دنیا بھر کے نمائندگان اور بعض دیگر احباب سے رابطہ کر کے اس مضمون پر نوٹس اور میٹیریل بھجوانے کی درخواست کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس اہم موضوع پر بہت اچھا اور عمدہ مواد اکٹھا ہو گیا۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس میں سے بہت سا مواد پہلی دفعہ جماعت کی تاریخ کا حصہ بن رہا ہے۔ الحمد للہ۔

اس موضوع پر جو مضامین آئے ان میں بعض کے ساتھ تمہیدیں یا ابتدائیہ بھی تھے۔ چونکہ میں اداریہ کے لئے بھی سوچ رہا تھا اس کے لئے مجھے مکرم مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ مبلغ امریکہ کی تمہید پسند آئی جسے موصوف کی پیشگی اجازت اور شکریہ کے ساتھ اپنے اداریہ میں شامل کر رہا ہوں۔ فَجَزَاہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ

آپ لکھتے ہیں:

اسلامی انسائیکلو پیڈیا میں لکھا ہے کہ ’’مسجد‘‘ اصل میں تو اس کے معنی محل سجود ہیں۔ مگر شرح میں اس مکان کو کہتے ہیں جو نماز پڑھنے کے لئے وقف کیا گیا ہو۔

(اسلامی انسائیکلوپیڈیا مرتبہ مولوی محبوب عالم صفحہ 635)

حضرت مصلح موعودؓ نے سورۃ کہف کی آیت کریمہ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیۡہِمۡ مَّسۡجِدًا (الکہف:19) کی حل لغات میں مسجد کے ضمن میں لکھا ہے:

اَلۡمَسۡجِدُ وَالۡمَسَاجِدُ: اَلۡمَوۡضِعُ الَّذِیۡ یُسۡجَدُ فِیۡہِ۔ وہ جگہ جہاں سجدہ کیا جائے۔ اس کے ایک معانی یہ بھی آپؓ نے لکھے ہیں:

ہر وہ جگہ جہاں عبادت کی جائے۔ ان معانی کی رو سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ جہاں پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے، جہاں پر خدائے واحد کو سجدہ کیا جائے وہ جگہ مسجد کہلاتی ہے اور مسلمانوں میں مسجد کو بہت اعلیٰ مقام دیا گیا ہے۔ جہاں سے پانچ وقت کی اذان دے کر لوگوں کو خدائے واحد کی عبادت کے لئے بلایا جاتا ہے اور جہاں سے یہ منادی دی جاتی ہے کہ بس اب وہی پوجا جائے گا اور اس کی ہی عبادت کی جائے گی۔

اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے مسجد بنائے گا تو خدا تعالیٰ اس کے بدلہ میں اس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اَحَبُّ الۡبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ مَسَاجِدُھَا وَاَبۡغَضُ الۡبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ اَسۡوَاقُھَا کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک تمام آبادیوں میں محبوب ترین جگہیں اس کی مسجدیں ہیں اور بدترین مقامات بازار ہیں۔ بلکہ ایک حدیث میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ:

ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ مسجدوں کے اندر دنیا کی باتیں کریں گے تو اس وقت تم ان لوگوں کے پاس نہ بیٹھنا۔ خدا تعالیٰ کو ان لوگوں کی کچھ پروا نہیں۔

(نقوش رسول نمبر جلد 6 صفحہ 335)

جماعت احمدیہ کا بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر دل و جان سے یقین ہے اور دل و جان سے ہی ان ارشادات پر عمل کرنا اپنی زندگی کا مقصد سمجھتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں:

’’اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے جس گاؤں یا شہر میں ہماری مسجد قائم ہو گئی تو سمجھو! جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہئے پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ قیام مسجد میں نیت بہ اخلاص ہو۔ محض للہ اسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو تب خدا تعالیٰ برکت دے گا۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 93)

اس وقت جماعت احمدیہ کے ذریعہ دنیا میں مساجد کی تعمیر تو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی صداقت کا ایک زبردست نشان بھی قرار پاتا ہے اور وہ اس طرح کہ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں جب ہر طرف فساد ہی فساد ہو گا اسلام صرف نام کا رہ جائے گا۔ قرآن صرف لکھائی اور کتاب کی صورت میں رہ جائے گا اس وقت بڑی بڑی مساجد بھی تعمیر ہوں گی مگر ہدایت سے خالی ہوں گی اور یہ بات آج کے زمانے میں بالکل صحیح ثابت ہو رہی ہے۔

اب خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ دنیا کے کونے کونے میں مساجد کی تعمیر کا عزم لئے ہوئے ہے تا کہ دنیا کو خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کے لئے بلایا جائے اور اس طرح خدا تعالیٰ کی بادشاہت دنیا میں قائم ہو جائے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت احمدیہ کے افراد کو اسی بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا تھا:

’’اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو اس زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کانپ اٹھیں۔ تا کہ تمہاری دردناک آوازیں اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور نعرہ ہائے شہادت توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ زمین پر آجائے اور پھر خدا تعالیٰ کی بادشاہت اس زمین پر قائم ہو جائے۔ اسی غرض کے لئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا ہے اور اسی غرض کے لئے میں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔ سیدھے آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تخت آج مسیح نے چھینا ہوا ہے۔ تم نے مسیح سے چھین کر پھر وہ تخت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دینا ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تخت خدا کے آگے پیش کرنا ہے اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت دنیا میں قائم ہونی ہے۔ پس میری سنو! اور میری بات کے پیچھے چلو! کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ خدا کہہ رہا ہے۔ میری آواز نہیں ہے۔ میں خدا کی آواز تم کو پہنچا رہا ہوں۔ تم میری مانو! خدا تمہارے ساتھ ہو، خدا تمہارے ساتھ ہو، خدا تمہارے ساتھ ہو اور تم دنیا میں بھی عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔

(سیر روحانی صفحہ 619-620)

مکرم مولانا موصوف کے اس تمہیدی نوٹ پر یہ خوش کن اضافہ کرنا مقصود ہے کہ دنیا کے کونے کونے میں مساجد کے قیام سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ بڑی شان کے ساتھ پورا ہوا۔

میں اس اداریہ کے ذریعہ ان تمام معاونین اور مددگاروں کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جن کے تعاون اور دعاؤں سے یہ پہاڑ جیسا بلند محاذ ادارہ کو سر کرنے کی توفیق ملی۔ فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ تَعَالیٰ خَیۡرًا

(ابو سعید)

دعا کا تحفہ

نئی بستی میں داخل ہونے کی دُعا

حضرت صہیبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی شہر میں داخل ہونے سے پہلے یہ دُعا ضرور پڑھتے تھے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبۡعِ وَمَا اَظۡلَلۡنَ وَ رَبَّ الۡاَرَضِیۡنَ وَمَا اَقۡلَلۡنَ وَ رَبَّ الشَّیَاطِیۡنِ وَمَا اَضۡلَلۡنَ وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَ مَاذَرَیۡنَ فَاِنَّا نَسۡاَلُكَ خَیۡرَ ھٰذِہِ الۡقَرۡیَۃِ وَ خَیۡرَ اَھۡلِھَا وَخَیۡرَ مَا فِیۡھَا وَ نَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شَرِّھَا وَمِنۡ شَرِّ اَھۡلِھَا وَ شَرِّ مَا فِیۡھَا۔

اَللّٰھُمَّ بَارِك لَنَا فِیۡھَا۔ اَللّٰھُمَّ بَارِك لَنَا فِیۡھَا۔ اَللّٰھُمَّ بَارِك لَنَا فِیۡھَا۔ اَللّٰھُمَّ ارۡزُقۡنَا جَنَاھَا وَحَبِّبۡنَا اِلٰی اَھۡلِھَا وَ حَبِّبۡ صَالِحَ اَھۡلِھَا اِلَیۡنَا

(حاکم کتاب المناسک و معجم الاوسط طبرانی جلد 5 صفحہ 379 بیروت)

ترجمہ: اے اللہ! سات آسمانوں اور جس پر ان کا سایہ ہے اُن کے ربّ! سات زمینوں اور جو کچھ انہوں نے اٹھا رکھا ہے اُن کے ربّ! اے شیطانوں اور جنہیں انہوں نے گمراہ کیا ہے اُن سب کے ربّ! اے ہواؤں اور جو کچھ وہ اڑاتی ہیں اُن کے رب! ہم تجھ سے اِس بستی اور اس کے رہنے والوں اور جو کچھ اس میں ہے اس کی خیر اور بھلائی کی دُعا کرتے ہیں اور ہم اس بستی اور اس کے باشندوں اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شرّ سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔ اے اللہ! ہمارے لئے اس بستی میں برکت رکھ دے۔ ہمیں اس بستی میں برکت بخش۔ ہمارے لئے اس بستی میں برکت کے سامان مہیا کر دے۔ اے اللہ! ہمیں اس کے پھلوں سے رزق دے اور اس کے باشندوں کے دلوں میں ہماری محبت ڈال اور اس بستی کے نیک بندوں کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا کر دے۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 108)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

ناصرہ رشید۔ لندن

لندن کی پہلی مسجد فضل کی عظیم الشان تاریخ

وہ مسجد ایک نقطہ مرکزی ہوگی جس میں سے نورانی شعاعیں نکل کر تمام انگلستان کو منور کر دیں گی۔

(فرمودہ انوارالعلوم جلد 5 صفحہ 54)

حضرت مسیح موعودؑ کی ایک پیشگوئی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”میں نے دیکھا کہ میں شہر لندن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے رنگ سفید تھے اور شائد تیتر کے جسم کے موافق ان کا جسم ہوگا۔ سو میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں ان لوگوں میں پھیلیں گی اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کے شکار ہو جائیں گے۔ درحقیقت آج تک مغربی ملکوں کی مناسبت دینی سچائیوں کے ساتھ بہت کم رہی ہے گویا خدا تعالیٰ نے دین کی عقل تمام ایشیا کو دے دی اور دنیا کی عقل تمام یورپ اور امریکہ کو۔ نبیوں کا سلسلہ بھی اول سے آخر تک ایشیا کے ہی حصہ میں رہا اور ولایت کے کمالات بھی انہیں لوگوں کو ملے۔ اب خدا تعالیٰ ان لوگوں پر نظر رحمت ڈالنا چاہتا ہے۔“

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 377)

فاتح ولیم (William the Conqurer)

حضرت مصلح موعودؓ کی ایک عظیم خواب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو ایک رؤیا میں دکھایا گیا کہ وہ سمندر کے کنارے ایک مقام پر اُترے ہیں اور انہوں نے لکڑی کے ایک کندے پر پاؤں رکھ کر ایک بہادر اور کامیاب جرنیل کی طرح چاروں طرف نظر کی ہے اور آواز آئی کہ ”William the Conqurer“ (رؤیا و کشوف سیدنا محمودؓ صفحہ 81) اس خواب کو سمجھنے کے لئے ”فاتح ولیم“ کون تھا؟ کے متعلق مختصر سا تعارف کروانا ضروری ہے۔ شاہ ولیم اوّل کا باپ رابرٹ اول ڈیوک آف نارمنڈی (فرانس) تھا۔ جب ولیم سات سال کا تھا تو والد فوت ہوگیا۔ شاہ ایڈورڈ نے ولیم سے تختِ انگلستان دینے کا وعدہ کیا مگر پورا نہ کیا۔ ولیم نے اپنی ذہانت سے 38 سال کی عمر میں انگلستان بلکہ زیادہ تر دنیا کی تقدیر بدلنے کا فیصلہ کیا اس نے ہیسٹنگز (Hastings) کی جنگ میں انگلستان کو شکست دی اور تین سال کے اندر انگلستان میں اپنی حکومت کو مستحکم کرلیا۔ ولیم کی اندرونی اور بیرونی پالیسیوں نے انگلستان کی دنیوی اور مذہبی زندگی کو بدل ڈالا۔

(اصحاب احمد جلد 9 صفحہ 35)

اس خواب کو ظاہری طور پر پورا کرنے کے لئے اور دعا کی غرض سے اس مقام پر تشریف لے گئے جہاں سے شاہ ولیم انگلستان میں داخل ہوا تھا۔ 2 اکتوبر 1924ء کو حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ صبح دس بجے کے قریب ایک مقام Eastbourne کے اسٹیشن پر اُترے۔ اس مبارک سفر میں حضور رضی اللہ تعالیٰ کے ساتھ حضرت بھائی جی (عبدالرحمٰنؓ صاحب قادیانی) اور مولانا عبدالرحیم درد صاحبؓ بھی حضورؓ کے ہمراہ تھے۔

(تاریخ مسجد فضل صفحہ 14)

برطانیہ میں احمدیت کا آغاز

حضرت امام الزمان علیہ السلام کی رحلت کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے احمدیت کا پیغام دینے کے لئے برطانیہ کو چُنا۔ چنانچہ اس عظیم کام کے لئے حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب کو 1913ء میں لندن پہنچا دیا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد حضرت مصلح موعودؓ، حضرت عبدالرحیم دردؓ، حضرت عبدالرحیم نیرؓ، حضرت قاضی عبداللہ بھٹیؓ اور جناب حضرت مفتی محمد صادقؓ بھی حقیقی اسلام کا پیغام لے کر برطانیہ پہنچ گئے۔ ان مبلغین کی شبانہ روز محنت، خلافت کی برکات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کی دعاؤں نے بہت جلد جماعت کو بہت سے پھل عطا کئے۔ برطانوی قوم نے جس طرح اسلام احمدیت کو خوش آمدید کہا وہ بہت ہی حوصلہ افزا تھا۔ بہت سے نومبائعین مبلغین کے ساتھ مل کر جماعتی کاموں میں دلچسپی لے رہے تھے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی برطانیہ اور برطانیہ میں اسلام کے پھیلاؤ کی صورتِ حال پر گہری نظر تھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو بصیرت بخشی تھی۔ حضورؓ کو نظر آرہا تھا کہ اب وقت آگیا ہے کہ لندن شہر میں مسجد تعمیر کی جائے 1920ء کے سال میں حضور رضی اللہ تعالیٰ نے لندن میں مسجد بنانے کا مصمم ارادہ کر لیا۔

لندن میں مسجد تعمیر کرنے کا اعلان اور چندے کی تحریک

قادیان میں 1920ء میں برطانیہ میں مسجد کی تحریک کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چندہ کی تحریک کے سلسلے میں جو خطاب فرمایا تھا اس کا کچھ حصہ ذیل میں تحریر کیا جا رہا ہے۔ آپؓ نے فرمایا

”برطانیہ میں مسجد بنانے کی مبلغین کی طرف سے درخواست واقعی قابلِ توجہ ہے۔ مگر میرے نزدیک اپنی مسجد بنانے کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ کچھ خاص برکات ہیں جو بغیر مسجد کے حاصل نہیں ہوتیں.....انگلستان وہ مقام ہے جو صدیوں سے تثلیث پرستی کا مرکز بنا رہا ہے ..... یہ ایک ایسا عظیم الشان کام ہے جس کے نیک ثمرات نسل بعد نسلاً پیدا ہوتے رہیں گے اور تاریخیں اس کی یاد کو تازہ رکھیں گیں وہ مسجد ایک نقطہ مرکزی ہوگی جس میں سے نورانی شعاعیں نکل کر تمام انگلستان کو منور کریں گی.....بے

شک اس سے پہلے بھی وہاں ایک مسجد قائم ہے مگر وہ ایسے وقت میں بنائی گئی تھی جبکہ اس مسجد کی ضرورت نہیں تھی۔ صرف اسلام کا نشان قائم کرنے کے لئے اسے تعمیر کیا گیا تھا۔ مگر یہ مسجد ضرورت پڑنے پر تعمیر ہوگی....جبکہ پہلی مسجد سالہا سال مقفل اور بند رہی ہے۔

پس یہی مسجد پہلی مسجد کہلانے کی مستحق ہے..... کیونکہ اس کی تعمیر کے پہلے دن سے ہی اس پر ”لا الہ الااللہ محمدرسول اللہ“ کا نعرہ بلند ہونا شروع ہو جائے گا..

(تحریک تعمیر مسجد لندن)

(انوارالعلوم جلد 5 صفحہ 4)

☆حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 6/ جنوری 1920ء کو بعد نماز مغرب انگلستان میں مسجد بنانے کے متعلق جماعت میں تحریک فرمائی اور خرچ کا اندازہ تیس ہزار روپے بتایا اور 7/ جنوری کی صبح مستورات میں بھی یہ تحریک فرمائی۔ ابتداء میں جماعت کے سب مرد وخواتین کو اس تحریک میں حصہ لینے کا ارشاد فرمایا۔ لیکن بعد میں حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد فضل لندن عورتوں سے منسوب فرمادی۔ اس تحریک پر جماعت نے ایسے رنگ میں لبیک کہا کہ ایک دنیا ورطہ حیرت میں پڑ گئی۔

چنانچہ عبدالمجید قریشی ایڈیٹر اخبار ”تنظیم“ امرتسر نے لکھا:

”تعمیر مسجد لندن کی تحریک 6/ جنوری 1920ء میں امیر جماعت احمدیہ نے کی اس سے زیادہ مستعدی اس سے زیادہ ایثار اور اس سے زیادہ سمع واطاعت کا اُسوۂ حسنہ اور کیا ہوسکتا ہے کہ 10/ جون تک ساڑھے اٹھتر ہزار روپیہ نقد اس کارخیر کے لیے جمع ہوگیا تھا۔ کیا یہ واقعہ نظم وضبط امت اور ایثار وفدائیت کی حیرت انگیز مثال نہیں۔“

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 253)

مسجد فضل لندن کی تعمیر کے لئے چندہ کی اس تحریک پر احمدیت کے جاں نثاروں نے جس طرح لبیک کہا وہ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کا بہترین نمونہ تھا۔ جنوری 1920ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی طرف سے تحریک ہوئی اور 10/ جون 1920ء تک جماعت نے -/78500 روپیہ اس کارخیر میں جمع کر دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے چوہدری فتح محمد سیال صاحب کو مسجد کیلئے کوئی مناسب جگہ خریدنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ آپ کے حکم کی تعمیل میں

2 اگست 1920ء میں حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب نے شبانہ روز جد و جہد کر کے لندن کے علاقہ ساؤتھ فیلڈ میں ایک قطعہ زمین مع مکان کے 222300 پاؤنڈ میں خرید لیا اور اس کی اطلاع بذریعہ تار حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو دی جو ان دنوں ڈلہوزی میں تشریف فرما تھے۔ حضور نے اس خوشی میں وہیں 9 ستمبر 1920ء کو ایک جلسہ کیا اور انہی دنوں مسجد کا نام ''مسجد فضل'' تجویز ہوا۔

مسجد برلن سے مسجد فضل تک
لجنہ اماء اللہ کی مالی قربانیاں

یورپ میں اسلام پھیلنے کی پیشگوئیاں، خبریں، رؤیا، انسانی خواہشات اور سب سے بڑا اللہ کے فضل اور وعدوں نے قلیل عرصے میں خوب رنگ دکھایا۔ ایک طرف جرمنی میں مسجد برلن جو اگست 1923ء میں سنگ بنیاد رکھنے کے بعد تعمیر ہونا شروع ہو چکی تھی۔ تو دوسری طرف حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لندن میں مسجد فضل کے لئے بھی چندے کی تحریک کر دی۔ مگر اللہ کو کچھ اور منظور تھا۔ جنگ عظیم کی تباہ کاریوں نے جرمنی اقتصادیات کی بنیادیں ہلا کر رکھ دیں، تعمیر کے آغاز میں مسجد برلن کا تخمینہ پچاس ہزار لگایا گیا تھا۔ مگر 1924ء میں اس کی لاگت کا تخمینہ پندرہ لاکھ تک پہنچ گیا۔ جرمنی کی یہ حالت نہیں رہی تھی کہ یہاں اب مسجد کا کام جاری رکھا جاتا۔ لہٰذا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ نے وہ رقم جو مسجد برلن کے لئے حضورؓ کی تحریک پر لجنہ اماءاللہ نے اکٹھی کی تھی مسجد فضل کی تعمیر پر لگانے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ اس زمانے کی لجنہ اماء اللہ جسے مسجد برلن کے لئے رقم اکٹھی کرنے کا ٹاسک 1922ء میں دیا گیا تھا وہ چندہ مسجد فضل بنانے کے کام آیا۔

مسجد فضل لندن کا سنگ بنیاد
(19 اکتوبر 1924ء)

1924ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ نے ایک جماعتی وفد کے ساتھ یورپ کا دورہ کیا جس کا مقصد ویمبلے کانفرنس میں شرکت کرنا اور مسجد لندن کا افتتاح کرنا بھی شامل تھا۔ ضروری انتظامات کے بعد 19 اکتوبر 1924ء کا دن سنگ بنیاد کے لئے مقرر کیا گیا۔ حضورؓ نے 4 بجے شام ایک بہت بڑے مجمع میں ''مسجد فضل'' (63 میلروز روڈ۔ لندن) کا اپنے دست مبارک سے سنگ بنیاد رکھا۔ اس تقریب پر تلاوت قرآن پاک کے بعد سب سے پہلے (متعینہ) امام مسجد لندن حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب درد نے خوش آمدید کا مختصر ایڈریس پڑھا۔ جس کے بعد تمام حاضرین مقام بنیاد کی طرف گئے۔ جہاں پہلے حضرت حافظ روشن علی

صاحبؓ نے تلاوت فرمائی۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے انگریزی زبان میں ایک مضمون پڑھا جس میں مسجد کی غرض و غایت پر اسلامی نقطہ نگاہ سے روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:

''پیشتر اس کے کہ میں اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھوں میں اس امر کا اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مسجد صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہے۔ تا کہ دنیا میں خدا تعالیٰ کی محبت قائم ہو اور لوگ مذہب کی طرف (جس کے بغیر حقیقی امن اور حقیقی ترقی نہیں) متوجہ ہوں اور ہم کسی شخص کو جو خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہے ہرگز اس میں عبادت کرنے سے نہیں روکیں گے بشرطیکہ وہ ان قواعد کی پابندی کرے جو اس کے منتظم انتظام کے لئے مقرر کریں اور بشرطیکہ وہ ان لوگوں کی عبادت میں مخل نہ ہوں جو اپنی مذہبی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اس مسجد کو بناتے ہیں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ رواداری کی روح جو اس مسجد کے ذریعہ سے پیدا کی جاوے گی۔ دنیا سے فتنہ و فساد دور کرنے اور امن و امان کے قیام میں بہت مدد دے گی اور وہ دن جلد آجائیں گے کہ لوگ جنگ و جدال کو ترک کر کے محبت اور پیار سے آپس میں رہیں گے۔'' اس مضمون کے بعد جس کا حاضرین پر ایک گہرا اثر تھا، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بنیادی پتھر رکھا جس پر انگریزی میں ایک مضمون درج تھا۔ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قُلۡ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَنُسُکِیۡ وَمَحۡیَایَ وَمَمَاتِیۡ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۶۳﴾ میں میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ جس کا مرکز قادیان پنجاب ہندوستان ہے۔ خدا کی رضا کے حصول کے لئے اور اس غرض سے کہ خدا تعالیٰ کا ذکر انگلستان میں بلند ہو اور انگلستان کے لوگ بھی اس برکت سے حصہ پاویں جو ہمیں ملی ہے آج 20 ربیع الاول 1343ھ کو اس مسجد کی بنیاد رکھتا ہوں اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمام جماعت احمدیہ کے مردوں اور عورتوں کی اس مخلصانہ کوشش کو قبول فرمائے اور اس مسجد کی آبادی کے سامان پیدا کرے اور ہمیشہ اس کے لئے اس مسجد کو نیکی، تقویٰ، انصاف اور محبت کے خیالات پھیلانے کا مرکز بنائے اور یہ جگہ حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین ﷺ اور حضرت احمد مسیح موعود نبی اللہ بروز و نائب محمد علیہما الصلوٰۃ والسلام کی نورانی کرنوں کو اس ملک اور دوسرے ملکوں میں پھیلانے کے لئے روحانی سورج کا کام دے اے خدا تو ایسا ہی کر۔''

(تواریخ مسجد فضل لندن صفحہ 50)

مسجد کا سنگ بنیاد اور حضرت مسیح موعودؑ کی رؤیا

حضرت خلیفہ الثانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں اس عظیم مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جانا حضرت مسیح موعودؑ کی ایک خواب کی تعبیر بھی تھا۔ اس مبارک خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپؓ (حضرت مصلح موعودؓ) کا نام مسجد کی دیوار پر لکھا ہوا دیکھا تھا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو کبھی یہ خیال آتا تھا کہ میں اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھوں۔ چنانچہ ویمبلے کانفرنس لندن میں تشریف لانے کا ایک ذریعہ بن گئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس مبارک کام کو سرانجام دینے کا موقعہ فراہم کر دیا۔

(تواریخ مسجد فضل لندن صفحہ 29-30)

لندن میں سب سے پہلی مسجد کی بنیاد رکھی جا چکی تو حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب درد نے بلند آواز سے حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کا ایک تار پڑھ کر سنایا جو انہوں نے جماعت احمدیہ ہندوستان کی طرف سے اس تقریب پر مبارک باد کا بھیجا تھا۔ اس کے بعد حضورؓ نے لمبی دعا کی۔ پھر عصر کی نماز اسی مقام پر پڑھی اور حضورؓ نے اعلان فرمایا کہ ''میں اعلان کرتا ہوں کہ اس مسجد کا باقاعدہ سنگ بنیاد رکھا گیا'' مسجد کے محراب پر ایک جھنڈا لہرایا گیا جو حیدرآباد کے ہوم سیکرٹری نواب اکبر نواز جنگ صاحب نے دیا تھا۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 456-460)

صحافی برادری اور انگریزی اخبارات کے تاثرات پر ایک نظر

سنگِ بنیاد والے دن بہت سی اقوام کے لوگ موجود تھے۔ اور ظاہر ہے پریس کے نمائندوں کو بھی انگلستان میں بننے والی پہلی مسجد کی رپورٹس بنانے کا اشتیاق تھا۔ اخبارات کے تبصروں کے متعلق مختصر سا خاکہ پیش کیا جاتا ہے۔

- انگلستان کی ایک اخبار Daily Chronicle London نے لکھا کہ:

His Excellence خلیفۃ المسیح نے جو اسلام کے فرقہ احمدیہ کے امام ہیں۔ کل 19 اکتوبر کو میلروز روڈ ساؤتھ فیلڈز میں لندن کی پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا اس اصلاحی تحریک کے پیرو کار لندن میں ایک سو کے قریب اور مشرق و افریقہ میں دس لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔ فی الحال یہ ارادہ ظاہر کیا گیا ہے کہ مسجد کے صرف ایک حصہ کو مکمل کیا جائے اور اس حصہ کی تعمیر کے لئے سارا روپیہ بذریعہ چندہ جمع ہو چکا ہے۔

(اکتوبر 1924ء بحوالہ سلسلہ احمدیہ صفحہ 379)

- ''برطانیہ کی ایک اخبار، ویسٹ منسٹر گزٹ'' (westminister) نے لکھا:

''ایک مسجد جو لندن میں پہلی مسجد ہو گی۔ ساؤتھ فیلڈز (Southfields) میں تعمیر کی جائے گی۔ جس کا مینار سترفٹ بلند ہو گا۔ جہاں سے ایک مؤذن مومنوں کے لئے نماز کے وقت کا اعلان کرے گا۔ زمین پر قالین بچھائے گئے اور خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے یہ رسم ادا کی۔ آپ نے قرمزی رنگ کے کفوں والا گلابی رنگ کا کوٹ پہنا ہوا تھا سر پر ایک بھاری سفید عمامہ تھا اور ہاتھ میں ایک عصا جس کے سر پر آبنوس اور چاندی لگی تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ ''میں مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور جماعت احمدیہ کا امام ہوں جس کا مرکز قادیان پنجاب ہندوستان میں ہے''

(تواریخ مسجد فضل لندن صفحہ 26-27)

مسجد فضل کی تعمیر کی ابتداء کے مناظر

مسجد کی بنیادوں کی کھدائی 28 ستمبر 1925ء دوپہر کو شروع ہوئی اس سے پہلے انجینئر سے نقشہ بنوا کر منظوری کے لئے قادیان بھیجا گیا تھا۔ منظوری کے بعد ایک کمپنی کو تعمیر کا ٹھیکہ دے دیا گیا۔ اس تمام کاروائی کا ایک پروگرام چھپوا کر تمام اخبارات کو بھجوایا گیا۔ مولانا عبدالرحیم

درردؓ صاحب اس دن کا حال بتاتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ’’مسجد کی کھودائی کا کام ستمبر 1925ء کو شروع ہوگیا۔ اس موقعہ پر بھی اخبارات کے نمائندے موجود تھے۔ کام شروع کرنے سے پہلے میں نے وہ احباب جن کو شمولیت نصیب ہوئی کے ساتھ قبلہ رخ ہو کر دعا کی۔ میں دعا مانگتا جاتا تھا اور احباب آمین کہتے جاتے تھے۔ اس کے بعد ہم نے ہاتھوں سے (کسی سے کھودائی) کھدائی کا کام شروع کیا ساتھ ساتھ بلند آواز سے حضرت ابراہیمؑ کی خانہ کعبہ کے وقت اور حضرت محمد ﷺ کی مسجد نبوی کے وقت پڑھی ہوئی دعائیں پڑھتے جاتے تھے۔ ہم مردوں کے ساتھ ایک انگریز احمدی عورت (مسز عزیزالدین) بھی اسی طرح کسّی چلا رہی تھیں جس طرح ہم چلا رہے تھے۔

(تواریخ مسجد فضل لندن 38-39)

برطانیہ کی پہلی مسجد کے پہلے امام

امام مسجد مولوی عبدالرحیم صاحب درد نے بیان کیا کہ ایک دن مشرق مغرب مل جاویں گے... یہ سلسلہ جو کہ اسلام میں پہلا تبلیغی سلسلہ ہے۔ انگلستان کو ایشیا سے اور خصوصاً ہندوستان سے زیادہ قریب کر دے گا۔ انگلستان میں یہ پہلی مسجد ہے جس کو صرف مسلمانوں نے تعمیر کیا ہے۔ یہ سلسلہ احمدیہ کی تعمیر کردہ مسجد ہوگی جن کا عقیدہ ہے کہ الہام کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ وہ مذہبی جنگوں کے خلاف ہیں اور رواداری کی تعلیم دیتے ہیں اور ان کا دعویٰ ہے کہ ہمارا سلسلہ دنیا کو نبی عربی ﷺ کے خالص دین کی طرف واپس بلاتا ہے۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 456-460)

مسجد لندن کے سنگِ بنیاد کے لئے جب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ لندن تشریف لائے تو حضرت مولانا دردؓ صاحب بھی اس قافلے میں آپ کے ہمراہ تھے۔ سنگِ بنیاد کی تقریب کے بعد حضور رضی اللہ عنہ نے حضرت مولانا صاحبؓ کو اکتوبر 1924ء کو لندن مسجد کا امام مقرر فرمایا۔ اس کے بعد مولانا صاحبؓ نے مسجد کی تعمیر اپنی نگرانی میں کروائی۔ درمیان میں کچھ دیر مسجد کے کام کو روکنا بھی پڑا۔ آخر اللہ کے فضل سے 1925ء میں تعمیر کا کام دوبارہ شروع کیا گیا اور 1926ء میں کام مکمل ہوگیا۔ الحمد للہ۔

مسجد کی تکمیل اور افتتاح

اللہ کے فضل سے 1926ء کے سال لندن میں جماعتِ احمدیہ کی مسجد کی تکمیل ہوگئی۔ افتتاح کی تقریب پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ بوجہ مصروفیات نہیں آسکتے تھے۔ لہٰذا حضورؓ کی ہدایات کے مطابق مسجد کے افتتاح کا انتظام کیا گیا۔

حضرت مولاناؓ صاحب نے حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہدایت پر ملکِ عراق کے شاہ فیصل کو درخواست بھجوائی کہ وہ اپنے بیٹے شہزادہ زید کو اجازت دیں کہ وہ ہماری مسجد کا افتتاح کریں۔ لیکن انہوں نے ٹال دیا۔ اس کے بعد سلطان ابنِ سعود ملکِ حجاز کی خدمت میں تار بھیجی گئی کہ وہ اپنے کسی صاحبزادہ کو اس کام کے لئے مقرر فرمائیں۔ شاہ نے اس درخواست کو منظور کرلیا اور اپنے ایک فرزند شہزادہ فیصل (موجودہ شاہ فیصل) کو اس غرض کے لئے انگلستان روانہ کیا۔ جماعت میں انگلستان آمد پر ان کا استقبال بھی کیا۔ اخبارات میں دھوم پڑ گئی کہ شہزادہ صاحب مسجد لندن کا افتتاح کرنے کے لئے تشریف لائے ہیں۔ اس کے بعد ایسے پراسرار حالات پیدا ہوگئے کہ شہزادہ فیصل برملا انکار کے بغیر پیچھے ہٹنا شروع ہوگئے۔ ان کو متامل دیکھ کر حضرت مولانا دردؓ صاحب نے خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے سر شیخ عبدالقادر کے لئے اجازت لے رکھی تھی۔

افتتاح کی مبارک تقریب کے مناظر

بالآخر شہزادہ فیصل کی جگہ 3/ اکتوبر 1926ء کو سر شیخ عبدالقادر نے مسجد لندن کا افتتاح کر دیا۔

(ماخوذ تاریخِ احمدیت جلد چہارم صفحہ 563)

مسجد کے افتتاح کا آغاز

حضرت مولانا عبدالرحیم دردؓ صاحب نے تلاوتِ قرآن پاک کی تلاوت فرمائی اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی طرف سے آیا ہوا پیغام حضرت مولانا صاحب نے اونچی آواز میں پڑھ کر سنایا۔ جو انگلش میں ایک ہزار الفاظ پر مشتمل تھی۔ اس کے بعد صدر مجلس جناب شیخ کو حضرت مولانا صاحب نے مسجد کی چابی یہ کہتے پیش کی کہ ’’میں اپنی قلبی دعاؤں اور تمام دنیا کے لئے محبت سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ یہ کنجی آپ کو اس لئے پیش کرتا ہوں کہ آپ اس مسجد کا افتتاح فرمائیں۔ جب خان بہادر صاحب نے چابی کی کنجی کو لے کر قفل میں پھرایا تو باآواز بلند یہ الفاظ کہے ’’میں خدائے رحیم و رحمان کے نام پر اللہ کی اس عبادت گاہ کا افتتاح کرتا ہوں۔ دروازہ کھُل گیا اور اندر کی بے حد نفاست، چمک، صفائی اور نیلے رنگ کے فرش نے لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کی۔

(تواریخ مسجد فضل صفحہ 63)

مسجد فضل کے افتتاح کی خبر عالمی میڈیا پر

اللہ تعالیٰ عزّتیں عطا کرنے والا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کی جماعت کو اللہ تعالیٰ اس مسجد کی وجہ سے انگلستان کیا باہر کے دوسرے ممالک میں بھی بہت شہرت اور عزّت عطا کی۔ مسجد کے افتتاح کے وقت عالمی پریس کے نمائندے بھی موجود تھے جن میں انگلستان، بھارت اور مصر بھی شامل تھے۔ گو کہ شہزادہ فیصل اپنی مجبوریوں کی وجہ سے نہیں آسکے مگر جو فضل اور برکات اللہ تعالیٰ نے جماعت کی قسمت میں رکھا ہوا تھا وہ مل کر رہا وہ ایسے کہ شہزادہ فیصل کے آنے اور افتتاح کی خبر نے بھی دھوم مچائی اور پھر افتتاح نہ کرنے کی خبر نے اس سے دوگنی دھوم مچائی۔ بہت سی اخباروں نے تبصرے اور خبریں شائع کیں۔ تاریخِ احمدیت سے ماخوذ کچھ نام اور ایک تبصرہ حاضر ہیں۔

Daily Chronicle (ڈیلی کرانیکل) اخبار نے لکھا کہ مغرب اور مشرق کا ایسا دلفریب ملاپ شاذ و نادر ہی کبھی ہوا ہو جیسا کہ دیکھنے میں آیا۔ جبکہ لندن کی تاریخ میں پہلی مرتبہ مسلمانوں کی اذان ساؤتھ فیلڈز کے چمکدار میناروں سے سنائی دی... عربی شہزادہ کی غیر حاضری میں لندن کی پہلی مسجد کا افتتاح شیخ عبدالقادر سابق وزیرِ پنجاب اور حال نمائندہ لیگ آف نیشنز نے کیا .... تقریروں کے ختم ہوتے ہی میناروں سے مؤذن کی دل سوز آواز سنائی دی۔

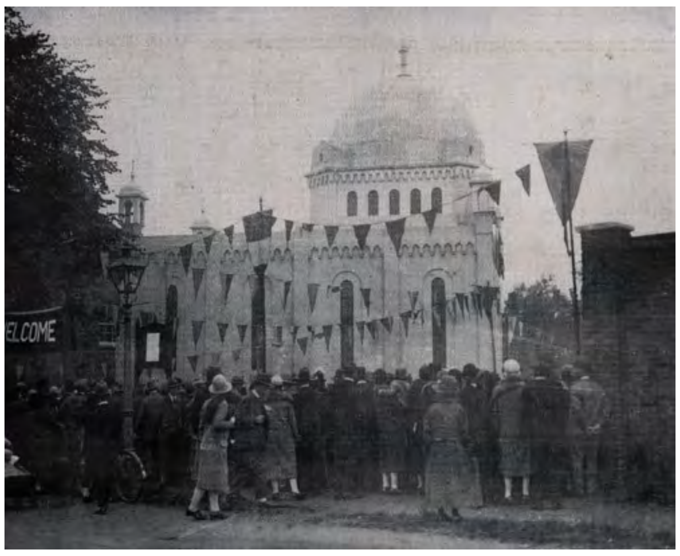

مسجد فضل لندن میں قائد اعظم محمد علی جناح اور دیگر لیڈران کی آمد

1928ء میں حضرت مولوی فرزند علی خان صاحبؓ نے 1928ء میں لندن مسجد کا چارج لیا۔ آپ نے مسجد کے باغیچے اور منسلکہ مکان کی تزئین و آرائش کے سلسلے میں خصوصی کام کئے۔ آپ گول میز کانفرسوں کے سلسلے میں آنے والے وفود کو مسجد میں مدعو کرتے چنانچہ علامہ اقبال، مولانا غلام رسول مہر، اور قائداعظم محمد علی جناحؒ مسجد فضل میں آتے جاتے رہے۔

1934ء جب حضرت عبدالرحیم دردؓ صاحب مسجد فضل کے ایک مرتبہ پھر امام بنے تو دوسری بہت سی تبلیغی سرگرمیوں کے علاوہ حضور رضی اللہ عنہ نے آپ کے ذمّے اور کام بھی لگا رکھے تھے۔ ہندوستان میں مسلمانوں کے حالات پر حضورؓ کی گہری نظر تھی۔ حضورؓ نے حضرت مولانا دردؓ صاحب کو محمد علی جناح سے ملنے کی تلقین کی حضورؓ کی ہدایت پر آپ نے متعدد مرتبہ جناب محمد علی جناحؒ صاحب سے ملاقات کی اور انہیں ہندوستان جاکر مسلمانوں کی راہنمائی کرنے پر آمادہ کیا۔

مسجد فضل لندن میں خلفائے احمدیت اور دیگر بزرگان

اللہ تعالیٰ نے جماعت برطانیہ اور پہلی مسجد فضل لندن کو مختلف رنگ میں ترقیات اور برکات سے نوازا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چار خلفاء کو اس مسجد میں آنے کا شرف ملا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ذکر تو ہوچکا ہے کہ آپؓ سنگِ بنیاد کے وقت تشریف لائے تھے۔ اس کے بعد 1955ء میں بھی حضور رضی اللہ عنہ جب علاج کی غرض سے لندن آئے تو آپ نے مشن ہاؤس میں قیام فرمایا تھا۔ آپ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ متعدد مرتبہ مسجد میں تشریف فرما ہوئے۔ آپ کی امامت میں بہت سی کانفرنسز اور کسرِ صلیب کانفرنس کا بھی انعقاد ہوا۔ حضورؒ کے ہاتھوں برطانیہ کے بہت سے علاقوں میں مشنز اور بہت سی مساجد کا سنگِ بنیاد اور افتتاح کیا گیا۔ حضور رحمہ اللہ کی وفات کے بعد پاکستان میں جماعت کے حالات بدل گئے خلافت کو لندن منتقل ہونا پڑا۔ اللہ کے فضل سے اسی مسجد ’’فضل‘‘ نے خلیفۃ المسیح الرابعؒ ان کی فیملی، ان کے دفاتر اور ان کے مبارک ہاتھوں سے ہونے والے ان گنت کاموں اور کارناموں نے جگہ پائی۔ یہیں سے ایم۔ٹی۔اے کا سلسلہ شروع ہوا، حضورؒ کی امامت میں دنیا کے کونے کونے میں اسلام اور احمدیت اور توحید کا پیغام پہنچا۔ بظاہر چھوٹی نظر آنے والی مسجد کے اندر اللہ تعالیٰ نے بہت وسعت رکھی ہوئی ہے۔ چھوٹے بچوں کی کلاسز سے لے کر شادیوں کی دعوتوں اور رمضان کی افطاریوں تک کے انتظامات ہوئے۔ ایم۔ٹی۔اے نے ساری دُنیا میں توحید اور حقیقی اسلام

کی روشنی انہی دفاتر سے بھیجی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات کے بعد خلافت کے انتخاب کا عمل بھی اسی مسجد عمل میں آیا۔شہر کے اندرون میں اس مسجد نے ہزاروں مہمانوں کو جگہ دی اور جب پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا تو آپ نے امام الزماںؑ کے مشن کو آگے بڑھانے، حقیقی اسلام یعنی احمدیت کو مزید ترقیاں دینے اور سارے عالم میں اس کے پھیلاؤ میں اضافہ کرنے کے لئے اسی مسجد میں قیام رکھا۔لیکن اب جب اللہ کے حکم سے اور جماعت کی ترقی کی غرض سے خلافت کا مرکز دوسری جگہ منتقل کیا گیا ہے تو یہ مسجد پھر بھی ویسے ہی مسلسل اپنی وہ شعاعیں جن کا ذکر حضور نے مسجد کی تحریک کا اعلان کرتے ہوئے کیا تھا سارے عالم کو منور کر رہیں ہیں۔

خلفائے احمدیت کے علاوہ کچھ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اس مسجد کے سائے سے لطف اندوز ہو چکے ہیں۔بعض کا ذکر تو پہلے آچکا ہے۔ حضرت چوہدری سر ظفراللہ خان صاحب کا ذکر کرنا مقصود ہے۔ جو برس ہا برس اس مسجد سے منسلک رہے ان کے وجود نے اس وقت کے امراء، ائمہ اور جماعت کے مردوزن کو بہت چیزوں سے مستفید کیا،ان کی ایک لمبی تفصیل ہے۔ برطانیہ مرکز کی یہ مسجد برطانیہ اور لوکل لندن کی جماعتوں کے افراد کے لئے اپنی برکات سے بھری بانہیں کھولے کھڑی ہے اور اللہ کے فضل سے ہمیشہ کھڑی رہے گی۔

دوسری جنگِ عظیم کے دوران مسجد پناہ گاہ بنی

1938ء میں مسجد کا چارج حضرت مولانا جلال الدین شمسؓ صاحب کو ملا۔مولانا صاحب نے ایک پادری سے ہائیڈ پارک میں مسلسل ایک ہفتہ تک مناظرہ کیا اور اسے شکست دی جس کا تذکرہ اخبارات میں بھی ہوا۔ دوسری جنگِ عظیم میں جب مسجد فضل کا علاقہ جرمن بمباری سے مسمار ہوگیا تو مولانا صاحبؓ نے احمدیوں سے کہا کہ وہ مسجد میں آ کرسویا کریں۔کیونکہ مسجد کو اللہ تعالیٰ نے بچانے کا وعدہ کیا ہے۔آپ کے دور میں مسجد فضل لندن کو یورپ کا مرکزِ دعوت الی اللہ کہنا بجا ہوگا۔

مسجد فضل کے امام

1950ء میں مکرم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب نے چارج سنبھالا انہوں نے 1953ء کے پُر آشوب دور میں حضورؓ کی ہدایات کے مطابق ایک تو دُنیا بھر کے مبلغین کو حالات سے باخبر رکھا اور دوسری طرف ممبران پارلیمنٹ اور برٹش پریس تک بھی احمدیہ نکتہ نظر پہنچایا۔جس پر کئی اخبارات میں جماعت کی تائید میں مضامین لکھے گئے۔

1955ء میں مکرم مولود احمد خان صاحب نے لندن مسجد کا چارج لیا، اسی برس حضور رضی اللہ علاج کی غرض سے لندن پہنچے اور مشن ہاؤس میں ہی مقیم ہوئے۔ 1964ء میں مکرم بشیر احمد رفیق خان صاحب نے مسجد لندن کا چارج لیا اور امام مسجد لندن مقرر ہوئے، ان کے دور میں مشرقی افریقہ سے احمدیوں کی منتقلی ہوئی پاکستان سے بھی کثرت سے مہمان آئے جن کی راہنمائی بھی آپ ہی نے کی۔ اللہ کے فضل سے آپ روٹری کلب آف وانڈزورتھ کے پہلے ایشیائی صدر منتخب ہوئے۔ خان صاحب نے 1964ء میں جلسہ سالانہ برطانیہ کی بنیاد رکھی۔موجودہ امام مسجد لندن عطاء المجیب راشد صاحب ہیں جو ماشاء اللہ 1983ء سے امامت کے فرائض ادا کر رہے ہیں۔ الحمد للہ

ایڈیٹر کے نام خط

بیرونی و اندرونی خرابیوں کی اصلاح کے لئے قلم کا استعمال کریں

- **مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر۔سویڈن سے لکھتے ہیں:**

’’ہم پر فرض ہوگیا ہے کہ بیرونی و اندرونی خرابیوں کی اصلاح کے لئے قلم کا استعمال کریں۔ان باہمت دوستوں کی خدمت میں جو کسی قدر امداد امور دین کے لئے مقدرت رکھتے ہیں۔

اے مرداں بکوشید و برائے حق بجوشید…‘‘

(حضرت سلطان القلم کے رشحاتِ قلم، الفضل آن لائن 14/ دسمبر 2022ء)

نشان آسمانی کا نادر حوالہ ہے جس کا ایڈیٹر صاحب نے انتخاب کیا ہے۔ اسی شمارے میں ابوسدید صاحب نے الفضل کے ایڈیٹرز پر ایک مضمون دیا ہے۔جس میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ
حضرت مرزا بشیر احمد ایم اےؓ
حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکملؓ
حضرت ماسٹر احمد حسین فرید آبادیؓ
حضرت مولوی محمد اسماعیل جلالپوریؓ
(یہ سب حضرت مسیح موعود کے صحابی تھے)
محترم خواجہ غلام نبی صاحب بلانوی
محترم شیخ روشن دین تنویر
محترم مسعود احمد خان دہلوی
محترم مولانا نسیم سیفی
محترم عبد السمیع خان
اور اب محترم حنیف احمد محمود

ان سب کا نام الفضل کے حوالے سے سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ وہ سب لوگ بھی قابل ستائش ہیں جنہیں ان کے نائب ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔

روز نامہ الفضل کے محرک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موعود فرزند حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ تھے۔ الفضل 1913ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے دور خلافت میں جاری ہوا اور حضرت خلیفہ اول نے ہی اس اخبار کا نام الفضل رکھا۔ اگلے سال 1914ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا وصال ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے سارا بوجھ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود فضل عمرؓ کے کندھوں پر ڈال دیا۔ آج تک الفضل انہی کے momentum سے رواں دواں ہے اور کئی نسلیں خلیفۂ وقت کی قوت قدسیہ سے اس جریدہ سے فیضیاب ہو چکی ہیں اور فیضیاب ہو رہی ہیں اور آئندہ بھی فیضیاب ہوں گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اس عاجز نے الفضل کے لئے بطور قلمکار لکھنے کا آغاز محترم مسعود احمد خان دہلوی کے دور سے شروع کیا اور محترم مولانا نسیم سیفی کے زمانہ میں اس کے بعد محترم عبد السمیع خان اور اب حنیف احمد محمود صاحب کے دور میں جاری ہے الحمد للہ۔

دعا کریں اللہ تعالیٰ تاحیات خوب سے خوب تر ہو کر الفضل کے لئے مختصر اور کار آمد مضامین لکھنے کی توفیق دیتا رہے۔آمین

- **درثمین احمد۔جرمنی سے لکھتی ہیں:**

الفضل اخبار کا یوم تاسیس بہت بہت مبارک ہو۔ خدا تعالیٰ اس اخبار کو ثریا کی بلندی تک پہنچا کر احمدیت کے افق کا بہترین ستارہ بنا دے آمین۔میرا اس اخبار سے رشتہ بہت مضبوط اور پرانا ہے۔ خدا تعالیٰ اس ناچیز کی کاوشوں کو قبول فرمائے جو بطور اس اخبار کی ایک ادنی قلمکار کے کبھی کبھار مَنصہٗ شُہود میں آجاتی ہیں۔جس میں مدیر محترم کی باریک بین نگاہ اور رہنمائی کا بہت بڑا دخل ہے اللہ تعالیٰ ان کی صحت اور علم میں مزید برکت عطا فرمائے آمین۔آج اللہ کے فضل سے یہ اخبار زمینی حدود سے نکل کر چہار عالم میں پوری شان و شوکت کے ساتھ جلوہ افروز ہے اور اس پر جبری بندشیں لگانے والوں کی کوئی پیش نہیں چل پا رہی۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی سر پرستی اور رہنمائی میں یہ اخبار اپنی منازل طے کرتا چلا جائے آمین۔

- **مکرمہ ڈاکٹر نجم السحر صدیقی۔جرمنی سے لکھتی ہیں:**

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و برکت سے ہم سب کے پیارے الفضل آن لائن کے تین سال مکمل ہو گئے ہیں الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ایڈیٹر صاحب اور ان کی پوری ٹیم کو مزید کامیابیاں عطا فرمائے اور خلیفۂ وقت کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم و دائم رہے اور دنیا کے کونے کونے تک مسیح الزماں کا پیغام پہنچنے میں کوئی رکاوٹ نہ آئے۔ میری طرف سے آپ سب کو بہت بہت مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اشاعتِ دین کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

عرفان احمد خان۔ جرمنی

جرمنی ہیمبرگ میں مسجد فضل کی تعمیر

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی جرمنی میں احمدیت کا چرچا شروع ہو گیا تھا۔ جرمنی کے شہر Leipzig میں اکتوبر 1906ء میں ایک کتاب شائع ہوئی جس میں مذاہب شرقیہ کے عنوان سے ایک باب شامل ہے جس کے مضمون نگار MR. Ignaz Goldziher نے جماعت احمدیہ کا ایک نئی اسلامی تحریک کے طور پر تفصیلی ذکر کیا ہے۔ پھر اخبار البدر 14/ مارچ 1907ء کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ سرزمین جرمنی سے مسز کیرولائن نامی خاتون نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خط لکھ کر احمدیت سے سب سے پہلے رابطہ کا ذریعہ بنیں۔ البتہ جرمنی میں تبلیغ اسلام کے لئے سب سے پہلے مبلغ حضرت مولوی مبارک علی صاحب آف بنگال ستمبر 1922ء میں انگلستان سے جرمنی بھجوائے گئے۔ آپ کی کوششوں کو خدا تعالیٰ کے فضل سے ابتداء میں ہی اس قدر پھل لگا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جرمنی میں فوری طور پر مسجد تعمیر کرنے کا اعلان کر دیا۔ حضور نے مسجد برلن کی تعمیر کے لئے چندہ کی تحریک کرتے ہوئے جماعت کے نام پیغام بھی ارسال فرمایا۔ چنانچہ دو ایکڑ زمین خرید کر 6/ اگست 1923ء کو مسجد کا سنگ بنیاد بھی رکھ دیا گیا۔

جس کا نقشہ حضرت مولوی یعقوب علی عرفانیؓ نے اپنے رسالہ ماہنامہ تادیب النساء کے اپریل 1923ء کے شمارہ میں شائع بھی کر دیا۔ لیکن پہلی عالمی جنگ کے بعد خراب معاشی حالات کی وجہ سے جرمن مشن بند کرنا پڑا۔ جنگ کے اثرات سے نکلنے کے بعد جب یورپ کے دیگر شہروں میں مبلغین بھجوائے گئے تو جرمنی میں بھی از سرنو مشن کا آغاز ہوا اور مکرم شیخ ناصر احمد صاحب 11/ جون 1948ء کو زیورخ سے بذریعہ ٹرین ہیمبرگ پہنچے۔ ہمبرگ کے بعد دوسری جماعت فروری 1952ء میں نورن برگ میں قائم ہوئی اور جب 1955ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ دورہ یورپ کے دوران جرمنی تشریف لائے تو اس وقت نورن برگ میں جرمن احمدیوں کی تعداد 15 بتائی جاتی ہے۔ ان احمدیوں نے حضور کے نورن برگ میں قیام کے ایام میں یہاں مسجد کی تعمیر کی خواہش کا اظہار حضور سے کیا۔ حضور نے اس تجویز کو پسند فرمایا اور نورن برگ میں مسجد کی تعمیر کا ابتدائی تخمینہ وغیرہ بھی لگایا گیا لیکن قدرت کو شائد یہی منظور تھا کہ جرمنی میں پہلی احمدیہ مسجد ہیمبرگ میں تعمیر ہو۔ اس کے لئے وکالت مال ثانی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو تجویز کیا کہ مسجد کی تعمیر پر ڈیڑھ لاکھ روپیہ خرچ ہو گا۔ جو دوست کم از کم ایک سو پچاس روپے کا عطیہ عنایت فرمائیں گے ان کے اسماء گرامی متعلقہ مسجد میں کسی موزوں جگہ پر کندہ کروائے جائیں گے۔ حضور نے اس تجویز کو منظور فرمایا۔

(روزنامہ الفضل 5/ اگست 1956ء)

مسجد فضل عمر کا سنگ بنیاد

مسجد کا سنگ بنیاد 22/ فروری 1957ء بروز جمعۃ المبارک مکرم ملک عبدالرحمان صاحب نے رکھا۔ اس مبارک اور مقدس تقریب میں جرمنی کے جملہ احمدی احباب کے علاوہ اعلیٰ سرکاری حکام، ممتاز شخصیات اور پریس کے نمائندے شامل ہوئے۔ اس موقع پر مبلغ جرمنی مکرم چوہدری عبداللطیف نے اپنی تقریر میں اس دن کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو جرمنی میں ہمیشہ ہمیش کے لئے ہدایت کا منبع اور اشاعت اسلام کا ایک حقیقی ذریعہ بنائے۔ آمین

(روزنامہ الفضل 27/ فروری 1957ء)

مسجد کا افتتاح

مسجد فضل عمر کا افتتاح 22/ جون 1957ء بروز ہفتہ حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ اس بابرکت موقع پر مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا اور حاضرین سے مخاطب ہوئے۔ مسجد کی افتتاحی تقریب 3 بجے سہ پہر شروع ہوئی مسجد کا وسیع باغ حاضرین سے پر تھا۔ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب نے تلاوتِ قرآن کریم کی۔ بعد ازاں چوہدری عبد اللطیف صاحب نے مختصر تقریر کی۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے حضور کا پیغام انگریزی میں سنایا۔ جس کا جرمن ترجمہ مبلغ جرمنی چوہدری عبدالطیف صاحب نے پیش کیا۔

اردو ترجمہ پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ

برادران اہل جرمنی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ہیمبرگ کی مسجد کے افتتاح کی تقریب میں شمولیت کے لئے اپنے بیٹے مرزا مبارک احمد کو بھجوا رہا ہوں۔ افتتاح کی تقریب تو ان شاء اللہ عزیزم چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب ادا کریں گے۔ مگر مرزا مبارک احمد میرے نمائندہ کے طور پر اس میں شامل ہوں گے۔ میرا ارادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مدد کرے تو کچھ بعد دیگرے جرمنی کے بعض اور شہروں میں بھی مساجد کا افتتاح کیا جائے۔ امید ہے کہ مرزا مبارک احمد، مولوی عبدالطیف صاحب سے مل کر ضروری سکیمیں اس کے لئے بنا کر لائیں گے۔ تا کہ جلدی مساجد بنائی جا سکیں۔

خدا کرے کہ جرمن قوم جلد اسلام قبول کرے اور اپنی اندرونی طاقتوں کے مطابق جس طرح وہ یورپ میں مادیات کے لیڈر ہیں، روحانی طور پر بھی لیڈر بن جائیں۔ فی الحال اتنی بات تو ہے کہ ایک جرمن نومسلم زندگی وقف کر کے امریکہ میں تبلیغ اسلام کر رہا ہے۔ مگر ہم ایک مبلغ یا درجنوں نومسلموں پر مطمئن نہیں بلکہ چاہتے ہیں کہ ہزاروں لاکھوں مبلغ جرمنی سے پیدا ہوں اور کروڑوں جرمن باشندے اسلام کو قبول کریں تا اسلام کی اشاعت کے کام میں یورپ کی لیڈری جرمن قوم کے ہاتھ میں ہو۔ اللّٰھم آمین

خاکسار

(دستخط) مرزا محمود احمد

(الفضل 26/ جون 1957ء)

اس کے بعد صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے بھی تقریر کی جس کا جرمن ترجمہ چوہدری عبداللطیف صاحب نے کیا۔ مکرم چوہدری

محمد ظفراللہ خان صاحب نے اپنی تقریر میں اسلام کے اس نمایاں پہلو کی طرف حاضرین کو متوجہ کیا کہ اسلام کی بناء اللہ تعالیٰ کی توحید پر ہے جو کائنات کا خالق، پالنے والا اور محافظ ہے اور جو اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان دائمی تعلق قائم رکھتا ہے۔ خدا اور اسکی مخلوق کے درمیان جس میں انسان بھی شامل ہے یہ تعلق دائمی فعال اور بلا واسطہ ہوتا ہے۔ توحیدِ باری تعالیٰ کے تصور سے تمام انسانوں کی اخوت اور مساوات کی طرف براہِ راست راہنمائی ہوتی ہے۔ اسلام کا پیغام عالم گیر ہے۔ یہ ہر انسان کو دعوت دیتا ہے اور ہر انسان کا خیر مقدم کرتا ہے تا کہ انسان بلا امتیاز اس دنیا اور آخرت دونوں کی فلاح حاصل کرے۔ ہم سب دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہیمبرگ کی اس پہلی مسجد کو اور جیسا کہ ہمیں یقین ہے اس کے بعد بھی جو مساجد تعمیر ہوں انہیں اپنے اس حقیقی نور کا مرکز بنائے۔ (الفضل 28/ جولائی 1957ء) چوہدری صاحب نے انگریزی زبان میں تقریر کی جس کا جرمن ترجمہ مکرم عبد الکریم صاحب ڈنکر صاحب نے کیا۔ بعد ازاں محترم چوہدری صاحب نے اجتماعی دعا کروائی اور مسجد کے دروازے پر تشریف لے جا کر دروازہ کھولا۔ اس ساری کاروائی کے بعد حاضرین کو چائے پیش کی گئی اور چوہدری عبد اللطیف صاحب نے ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس طرح یہ مبارک اہم اور تاریخی اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ اس مبارک تقریب میں یورپ کے مبلغین میں سے مکرم حافظ قدرت اللہ ہالینڈ سے، مکرم شیخ ناصر احمد صاحب سویٹزرلینڈ سے، مکرم محمود احمد خان صاحب انگلستان سے اور مکرم سید کمال یوسف صاحب سویڈن سے تشریف لائے۔ اعلیٰ لوکل حکام انڈیا، لبنان اور ہالینڈ کے کونسل جنرل پروفیسر صاحبان، شہر کے معززین، پریس اور ٹیلی ویژن کے نمائندے اس تقریب میں موجود تھے۔ بیرونی مشنوں میں سے فلسطین، مصر، ماریشس، ڈچ گی آنا، سنگاپور اور انڈونیشیا نے مبارک باد کے پیغامات بذریعہ تار بھجوائے۔

21/ جون کو شام 8 بجے ہیمبرگ ریڈیو پر چوہدری عبد اللطیف صاحب کا انٹرویو نشر ہوا۔ جس میں مسجد کا سنگِ بنیاد اور افتتاح کی تفصیل بیان کی گئی۔ اسی طرح 24 جون کو ٹیلی ویژن پر افتتاحی تقریب کے مناظر دکھائے گئے اور اگلے روز کے مقامی اخبارات میں مسجد کے افتتاح اور چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب جج عالمی عدالت انصاف کی آمد کے حوالہ سے خبریں شائع کیں۔ پاکستان میں جرمن سفیر نے ایک خط لکھ کر اپنے آبائی شہر ہیمبرگ میں مسجد کی تعمیر پر خوشی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ میری دلی خواہش اور دعا ہے کہ مسجد کی تعمیر اسلامی اور جرمن کلچر میں رابطہ بہ اتحاد پیدا کرنے کا موجب ہو۔

خوشی کے اس موقع پر جماعت احمدیہ کراچی نے تحفہ کے طور پر دو کارپٹ 9x20 فٹ مسجد فضل عمر ہیمبرگ کے لئے ارسال کیے۔

(الفضل 16/ جولائی 1957ء)

نصیر احمد شاہد۔ مبلغ انچارج فرانس

فرانس کی پہلی احمدیہ مسجد

Friday the10th کی پیشگوئی کے ایک رنگ میں پورا ہونے کا نشان

10/ اکتوبر 2008ء بروز جمعۃ المبارک فرانس کی پہلی مسجد ’’مسجد مبارک‘‘ کاافتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اس روزِ سعید کو 2 بجے سے چند لمحات پہلے حضور انور نے مسجد کے افتتاح کیلئے مسجد کی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ بعد ازاں مسجد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماکے نماز جمعہ وعصر پڑھائی۔ اس روز فرانس کے دور ونزدیک شہروں سے مختلف رنگ ونسل کے آئے ہوئے سینکڑوں احمدیوں نے حضور انور کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس افتتاحی خطبہ جمعہ کو دنیا بھر میں براہ راست نشر کیا۔

اس سحر نصیب ہونے کیلئے احمدیت نے جو سفر طے کیا اور جن چٹانوں، گھاٹیوں، پرخار بادیہ اور میدانوں سے الٰہی تائید و نصرت کے ساتھ اسے گزرنا پڑا تاریخی بھی ہے اور ایمان افروز بھی۔ کیونکہ اپنے مذہبی، بادشاہی اور سیاسی اور استبدادی و استعماری ماضی کے لحاظ سے مذہب اور بطور خاص اسلام کیلئے سرزمین فرانس کوئی آسان و زرخیز خطہ نہیں تھا اور نہ ہی ہے۔

لیکن چونکہ احمدی کی سرشت میں تبلیغ کرنے کا خمیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کچھ ایسا ڈالا ہے کہ وہ جہاں بھی گزرے اگر احمدیت کا پودا نہ بھی لگا سکے اس کے لئے زمین ضرور زرخیز کر جاتا ہے یا بیج بو جاتا ہے۔ یہی حال فرانس کا ہوا۔

1914ء کی پہلی جنگ عظیم کے ہنگامے میں یہی ہوا۔ برطانوی فوج کے ماتحت احمدی افسر ڈاکٹر محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن رسالہ نمبر 15، ڈاکٹر محمد الدین صاحب، نعمت اللہ خان صاحب وٹرنری اسسٹنٹ کور نمبر 7، ڈاکٹر یعقوب خان صاحب وٹرنری اسسٹنٹ (مارسیلز) اور ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب سب اسسٹنٹ سرجن بولون (فرانس) میں آئے۔

1917ء میں حضرت مفتی محمد صادقؓ ایک رات پیرس رہے۔

26-31/ اکتوبر 1924ء میں حضرت مصلح موعودؓ اپنے قافلہ سمیت پیرس میں رہے۔ متعدد سیاسی و مذہبی اور پریس سے متعلق شخصیات سے ملے۔ اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ اس وقت پیرس کی زیرتعمیر جامع مسجد کا وزٹ کیا، نماز ادا کی اور تعمیر میں مالی معاونت بھی کی۔ اس کی خبریں تصاویر کے ساتھ اخبارات کی زینت بنیں۔ اسی ذاتی تجربہ اور معلومات کی بنا پر حضرت مصلح موعودؓ نے مستقبل میں اسلام احمدیت کی تبلیغ کے لئے منصوبے بنانے شروع کئے۔ اور پھر فرانس سمیت یورپ میں مبلغین بھیجے شروع کئے۔

ملک عطاء الرحمٰن صاحب اور مولوی عطاء اللہ صاحب 17/ مئی 1946ء کو پیرس پہنچ گئے اور ایک ہوٹل کے کمرہ کو اپنا مرکز بنا کر نہایت مختصر سے پیمانہ پر کام شروع کر دیا۔ مولوی عطاء اللہ صاحب جلد ہی فرانس سے افریقہ بھجوا دیئے گئے اور مشن چلانے کی تمام ذمہ داری ملک عطاء الرحمٰن صاحب کو سونپ دی گئی۔ فرنچ سیکھنے کے ساتھ ساتھ تبلیغی سرگرمیاں بھی جاری رکھیں۔ اللہ نے کامیابی بھی عطا فرمائی۔

بعد ازاں یورپ میں تبلیغ اسلام کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اضطرار بھری مناجات ودعائیں، خلفائے احمدیت کی دعاؤں بھری تمنائیں اللہ کی تقدیر کو یوں حرکت میں لائیں کہ پاکستان و ماریشس سے احمدی مختلف وجوہات کی بنا پر فرانس آئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اگست 1978ء کو لندن جانے سے پہلے ایک رات فرانس ٹھہرے۔ لیکن احباب جماعت اور حضور انور کا باہمی رابطہ نہ ہو سکا۔ ہاں مرکز کو فرانس میں احمدیوں کی موجودگی کا علم ہو گیا۔ اس پر جولائی 1982ء کو جماعت کا باقاعدہ قیام ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرانس کا پہلا دورہ 27 تا 29/ دسمبر 1984ء فرمایا۔ آپ نے Sarcelles شہر کے علاقہ les Flanades کے ایک ہوٹل میں قیام فرمایا۔ یہ جگہ موجودہ مرکزی مشن ہاؤس سے مشرق کی جانب تقریباً 13 کلو میٹرز دور ہے۔

اسی دورہ کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ Friday the 10 کے بارہ میں کشف ہوا۔ جس کا ذکر آپؒ نے آئندہ خطبہ جمعہ میں کیا۔ یہ خطبہ جمعہ آپؒ نے 28/ دسمبر 1984ء کو فرانس میں ہی دیا۔ حضورؒ اس کشف کے بارے میں فرماتے ہیں:

’’ابھی چند دن پہلے کی بات ہے کہ شدید بے چینی اور بے قراری تھی۔ بعض اطلاعات کے نتیجہ میں اور ظہر کے بعد ستانے کے لئے لیٹا ہوں تو میرے منہ سے جمعہ کے الفاظ نکلے اور ساتھ ہی ایک گھڑی کے ڈائل کے اوپر جہاں دس کا ہندسہ ہے وہاں نہایت ہی روشن حروف میں دس چمکتے لگا اور خواب نہیں تھی بلکہ جاگتے ہوئے ایک کشفی نظارہ تھا اور وہ جو دس دکھائی دے رہا تھا باوجود اس کے کہ وہ دس کے ہندسے پر دس تھا۔ جو گھڑی کے دس ہوتے ہیں لیکن میرے ذہن میں وہ دس تاریخ آرہی تھی کہ ’’Friday the10‘‘ یہ میں انگریزی میں کہہ رہا تھا۔ ’’Friday the10‘‘ اور ویسے وہ گھڑی تھی اور گھڑی کے اوپر وہ دس کا ہندسہ تھا تو اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کون سا جمعہ ہے جس میں خدا تعالیٰ نے یہ روشن نشان عطاء فرمانا ہے۔‘‘

اس دن جمعہ پر کل حاضری 65 تھی۔ حضورؒ نے حاضری دیکھ کر تعجب کا اظہار فرمایا اور کہا کہ میں سمجھا تھا کہ دس پندرہ آدمی ہوں گے۔ نیز حضورؒ نے فرمایا کہ آپ اب کوشش کر کے مشن ہاؤس ڈھونڈیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرانس کا دوسرا دورہ اکتوبر 1985ء میں فرمایا۔ یہ دورہ بہت ہی تاریخی تھا اس دوران حضور انورؒ نے 13 اکتوبر کو مشن ہاؤس فرانس کا افتتاح فرمایا اور اس کا نام ’’بیت السلام‘‘ رکھا۔

22/ دسمبر 2004ء بروز بدھ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرانس کا پہلا دورہ فرمایا۔

26/ جنوری 2007ء کا دن جمعۃ المبارک کا روز تھا اور فرانس میں مساجد کے لحاظ سے تاریخی اہمیت رکھتا ہے کہ اس دن فرانس کی پہلی مسجد کی سنگ بنیاد رکھا گیا۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مبارک موقع پر مکرم عبد الماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن کو اپنے نمائندہ کے طور پر بھجوایا۔ اسی روز خطبہ جمعہ کے دوران مکرم عبد الماجد طاہر صاحب نے جماعت احمدیہ فرانس کی تاریخ پر مختصر روشنی ڈالی۔

مسجد مبارک کا افتتاح اور میڈیا کے ذریعہ اسلام احمدیت کی تبلیغ

MTA نے تو فرانس کی سرزمین پر تعمیر ہونے والی اس پہلی مسجد میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس افتتاحی خطبہ جمعہ کو دنیا بھر میں براہ راست نشر کیا۔ اس موقعہ پر ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات کے صحافی موجود تھے۔

France 24 اور France 3 دونوں ٹی وی چینلز نے افتتاح اور خطبہ جمعہ کے مناظر اور مسجد کی تصویر کے ساتھ رپورٹنگ کی۔ مکرم امیر صاحب، خاکسار مبلغ انچارج اور علاقہ کے میئر کے انٹرویوز بھی نشر کئے۔ ریڈیو France Info اور France Blue نے انٹرویوز کئے۔ L'Express، L'Echo Régional اور Le Parisien، La gazette اخبارات نے تصاویر کے ساتھ تفصیلی خبریں شائع کیں۔

10/ اکتوبر 2008ء کی شام کو مسجد مبارک کے افتتاح کے حوالہ سے ایک تقریب عشائیہ کا اہتمام مسجد کے ملحقہ حصہ میں مارکی لگا کر کیا گیا تھا جس میں علاقہ کے میئر، ڈپلومیٹس اور مختلف سرکردہ احباب اور مہمان شرکت کر رہے تھے۔ حضور انور نے اپنے خطاب میں امن اور وطن کی محبت کے متعلق اسلامی تعلیم کا ذکر فرمایا۔ اور اس کیلئے احمدیوں کے عملی مظاہرے کا ذکر فرمایا۔

یوں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو فرانس میں ہی ملنے والی ’’فرائیڈے دی ٹنتھ‘‘ کی الٰہی نوید 10/ اکتوبر 2008 کو بروز جمعہ فرانس کی پہلی مسجد کے افتتاح کی صورت میں بھی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ سے پوری ہوئی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

قریشی داؤد احمد۔ مبلغ سلسلہ اسکاٹ لینڈ

اسکاٹ لینڈ میں احمدیہ مساجد کا قیام

اسکاٹ لینڈ میں مشن ہاؤس اور مسجد کے حصول کے لئے عرصہ دراز سے کوششیں جاری تھیں۔ غالباً 1963ء میں ایڈنبرا کے علاقہ Granton میں اس غرض کے لئے فلیٹ خریدا تھا لیکن اس علاقہ میں رہنے والوں کے اعتراض کی وجہ سے کونسل نے اس کی منظوری نہ دی۔ اس کے بعد مکرم شیخ مبارک احمد صاحب امام مسجد لندن کے زیرِ نگرانی گلاسگو میں جگہ کی تلاش شروع ہوئی۔ مکرم آرچرڈ صاحب نے ملک حفیظ الرحمٰن صاحب کو ہدایت کی کہ ایڈنبرا میں بھی ساتھ ساتھ کوشش جاری رکھی جائے۔ جس شہر میں بھی جگہ ملے وہ لینے کی کوشش کی جائے، چونکہ جماعت کے ممبران کی تعداد گلاسگو میں زیادہ تھی اس لئے زیادہ توجہ گلاسگو پر ہی مرکوز رہی چنانچہ چھ مختلف عمارات یا زمینیں دیکھی گئیں جن میں Masonic Hall,8 Haugh Road Glasgow بھی شامل تھی۔

یہ عمارت دسمبر 1984ء میں خریدی گئی جو گلاسگو یونیورسٹی کے قریب ہے۔ یہ ایک تین منزلہ عمارت ہے جو دو بڑے ہال، سات کمرے، چار سٹور، ایک تہہ خانہ نیز چار کمروں کے ایک مربی ہاؤس پر مشتمل ہے۔ بعد ازاں اس میں 9 عدد طہارت خانے، چار غسلخانے، باورچی خانہ اور وضو کی جگہوں کا اضافہ کیا گیا۔ مسجد بیت الرحمٰن گلاسگو کی خرید اور تعمیر نو کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں ورنہ وہ بھی ایک ایمان افروز واقعہ ہے کہ کیسے یہ عمارت اللہ تعالیٰ نے جماعت کو عطا کی۔ مئی 1985ء کو حضرت خلیفۃ المسیح

الرابع رحمہ اللہ نے خطبہ جمعہ کے ساتھ اس مسجد کا، مرمت کے کام سے پہلے، رسمی افتتاح فرمایا۔

8/اپریل 1988ء میں جب حضور رحمہ اللہ اسکاٹ لینڈ تشریف لائے تو آپ نے باقاعدہ بیت الرحمٰن مسجد کا افتتاح فرمایا۔

جماعت احمدیہ ڈنڈی کا قیام اور مسجد کی خرید

ڈنڈی شہر گلاسگو سے شمال مشرق کی طرف تقریباً 82 میل کے فاصلے پر ایک خوبصورت چھوٹا سا شہر ہے اور یہاں جماعت کے قیام کی صورت ایسے نکلی کہ تقریباً 2001ء سے احمدی طالبِ علم یہاں تعلیم اور بعد میں نوکری کی غرض سے آنا شروع ہوگئے۔ ان میں مکرم ڈاکٹر غلام کبیر صاحب، مکرم طارق احمد صاحب اور مکرم نفیس احمد خان صاحب قابلِ ذکر ہیں۔ اس کے بعد تقریباً 2006ء میں کافی احمدی طالبعلم پاکستان، افریقہ اور دوسرے ممالک سے ڈنڈی یونیورسٹی میں تعلیم کی غرض سے وارد ہوئے۔ اسی دوران کچھ ڈاکٹری پیشہ اور دوسرے احمدی احباب کا آنا جانا اس شہر میں ہوتا رہا اور ان میں سے کافی دوستوں نے اس شہر کو اپنا وطن بنانے کا فیصلہ کیا۔ یہ دوست ایک دوسرے کے گھروں میں نماز اور دوسرے جماعتی کاموں کے لئے اکٹھے ہوتے رہے، تقریباً 2013ء میں اس بات کی شدت سے کمی محسوس ہوئی کہ ایک مسجد بنائی جائے جہاں احباب نمازوں کے لئے اکٹھے ہوسکیں۔ جب قابلِ ذکر احباب یہاں جمع ہوگئے تو ڈنڈی کو علیحدہ جماعت کے طور پر منظور کیا گیا اور بعد ازاں جماعت کے انتخابات ہوئے اور جنوری 2014ء کو یہ جماعت وجود میں آئی اور مکرم محمد احسان احمد صاحب اس کے پہلے صدر منتخب ہوئے۔

برطانوی قانون کے مطابق اگر کسی شہر کی کونسل کے پاس کوئی ایسی عمارت ہو جو surplus ہو تو ایسی عمارت کو گورنمنٹ کی ایک سکیم جس کا نام Asset transfer to community کے تحت کسی رفاہی ادارہ کو دیا جاسکتا ہے۔ لہٰذا ڈنڈی میں بھی کونسل سے رابطہ کیا گیا اور ایسی عمارت کی تفصیل اور خریدنے کے طریقۂ کار کی معلومات لی گئیں اور ایک باقاعدہ درخواست جمع کروا دی گئی۔ اس اثنا میں ایک عمارت کے

متعلق علم ہوا جو اس کونسل کی طرف سے اسی مقصد کے لئے لی جاسکتی تھی۔

اس دوران حضورِ اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا اور راہنمائی کے لئے خط لکھا گیا اور آپ ایدہ اللہ تعالیٰ کا شفقت بھرا جواب موصول ہوا جس میں لکھا تھا ’’لے لو‘‘ اور اس عمارت کی خرید کے بعد حضور اقدس نے اس عمارت کا نام ’’مسجد محمود‘‘ تجویز فرمایا۔ اس جواب سے احباب جماعت ڈنڈی کو ڈھارس بندھی اور انہوں نے جماعت احمدیہ برطانیہ کے شعبہ جائیداد سے قانونی مدد لی اور تیاری کے بعد 2015ء میں ڈنڈی کونسل میں دوسرے مرحلہ کے لئے بھی درخواست دے دی۔ اس دوران ڈنڈی شہر کے ممبر پارلیمنٹ برطانیہ، ممبر پارلیمنٹ سکاٹش پارلیمنٹ، کونسلرز اور دوسرے اہم لوگوں سے رابطہ بھی کیا گیا اور ضروری کاغذی کارروائی بھی جاری رہی۔ کونسل کی ایک عمارت منتخب کی گئی اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے طفیل تقریباً اوائل 2016ء میں کاغذی کارروائی مکمل ہوئی اور یہ عمارت محض ایک برطانوی پاؤنڈ کے عوض جماعت احمدیہ ڈنڈی کے نام منتقل ہوگئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

یہ 31/ جولائی 2016ء اور جمعہ کا مبارک دن تھا جب اس عمارت کی چابیاں جماعت کو عطا ہوئیں اور اسی دن جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے ساتھ مسجد محمود ڈنڈی کا رسمی افتتاح ہوا۔ اس عمارت کو قابلِ استعمال بنانے اور ضروری تبدیلیوں کے لئے زیادہ تر کام وقارِ عمل کے ذریعہ آہستہ آہستہ جاری رہا جس میں خصوصی طور پر ڈنڈی جماعت کے احباب نے حصہ لیا اور عمومی طور پر گلاسگو اور ایڈنبرا کے احباب نے بھی حصہ لیا۔

بقیہ: نماز جنازہ حاضر و غائب...... از صفحہ 15

بہت پیار اور وفا کا تعلق تھا۔ آپ کو بحیثیت صدر حلقہ لجنہ اماء اللہ بلدیہ ٹاون کراچی خدمت کی توفیق ملی اور لمبا عرصہ تک وہاں سیکرٹری مال کی حیثیت سے بھی خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کی دونوں بیٹیاں واقف زندگی مربیان سے بیاہی ہوئی ہیں۔ ایک بیٹی اپنے میاں کے ساتھ افریقہ کے ملک مالی میں خدمت بجالانے کی وجہ سے والدہ کی وفات پر حاضر نہیں ہوسکیں۔

8-عزیزم عبدالحئی ابن مکرم مظفر احمد قمر صاحب (ربوہ)

16/اکتوبر 2022ء کو برین ہیمبرج کی وجہ سے 22 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم وقف نو کی تحریک میں شامل تھے۔ باجماعت نمازوں کے پابند، قرآن کریم کی خوش الحانی سے روزانہ تلاوت کرتے، سچ پر کاربند، صابر وشاکر، بہت بہادر اور ایک سعادت مند نوجوان تھے۔ سکول میں بڑی محنت اور ذہانت سے اپنی پڑھائی مکمل کی۔ علمی وورزشی مقابلہ جات میں حصہ لیتے اور نمایاں پوزیشن حاصل کرتے تھے۔ بڑوں سے ادب سے پیش آتے اور چھوٹوں سے شفقت کا سلوک کرتے تھے۔ چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔

اللہ تعالیٰ مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

ادارہ الفضل آن لائن مرحومین کے لواحقین سے تعزیت کرتا ہے۔

کلیم احمد۔ مبلغ سپین

سپین کی پہلی تاریخی مسجد بشارت کا تعارف

سپین کا مختصر تعارف

سپین یورپ کا ایک خوبصورت ملک ہے۔ اس کا نام ہسپانیہ ہے۔ سرکاری طور پر مملکت ہسپانیہ، کاستین، کتالان، باسک سمیت بہت سی قدیم قوموں کا ملک ہے مغرب کی جانب یہ پرتگال، جنوب میں جبل الطارق اور مراکش اور شمال مشرق میں انڈورا اور فرانس کے ساتھ ملتا ہے۔ سپین میں زیادہ تر لوگ مسیحی مذہب کو مانتے ہیں۔ 76 فی صد ہسپانیہ کے باشندے مسیحی ہیں۔ 2 فی صد باشندے دوسرے مختلف مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں۔

سپین میں اسلام کی آمد

تاریخ میں عام طور پر لکھا ہوا ہوتا ہے کہ مسلمان سپین یعنی اندلس میں 91 ہجری بمطابق 709 عیسوی کاؤنٹ جولیس کی درخواست پر آئے جس کی بیٹی کے ساتھ راڈرک بادشاہ نے زیادتی کی تھی اور پھر 711ء میں طارق بن زیاد کے ہاتھوں راڈرک کی شکست کے بعد یکے بعد دیگرے قرطبہ، طلیطلہ اور اشبیلیہ مسلمانوں کے قبضہ میں آتے چلے گئے۔ لیکن ایک اور حقیقت جس کا بعض مؤرخین نے ذکر کیا ہے اسے عموماً فراموش کر دیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ مسلمان یہاں پر اسلام کے آغاز میں ہی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد پہنچ گئے تھے اور ان کی یہ ہجرت کسی دنیاوی لالچ کی وجہ سے نہیں بلکہ اس زمانے میں ابھرنے والے بعض فتنوں سے بچنے کی خاطر تھی۔ بہر حال جب مسلمان اس ملک میں آئے تو انہوں نے یہاں آکر ایک تو اس ملک کے قوانین کا احترام برقرار رکھا دوسرے یہاں کی رعایا کا ہر طرح سے خیال رکھا اور عدل و انصاف کو قائم کیا۔

مسلمانوں نے یہاں کی زمینوں کو آباد کر کے زراعت کے قابل بنایا اور اجاڑ بستیوں کو آباد کیا۔ بڑی پُرشکوہ اور خوبصورت عمارتیں تعمیر کیں اور دوسری اقوام سے تجارتی تعلقات استوار کئے۔ مہمانوں کے لئے سرائیں اور مریضوں کے لئے بڑے بڑے شفا خانے بنائے جہاں امیر اور غریب کے فرق کے بغیر سب کو بہترین علاج اور دوسری سہولیات مہیا کی جاتیں۔ تعلیم و تدریس کو عام کیا یونانی اور لاطینی کتب کے تراجم ہونے لگے اور ایسی یونیورسٹیاں بنائی گئیں جو مدت تک پورے یورپ کے لئے علم کا مرکز بنی رہیں۔ مسلمانوں کے ان کارناموں کی وجہ سے عوام کے دلوں میں ان کی محبت مسلسل بڑھتی رہی اور سات سو سال تک انہوں نے بڑی شان و شوکت کے ساتھ یہاں پر حکومت کی حتیٰ کہ قرونِ وسطی کے ایک جرمن مؤرخ نے اپنے مخطوط میں قرطبہ کو دنیا کا نگینہ قرار دیا اور لکھا کہ قرطبہ کی صاف اور پکی سڑکیں اس زمانہ میں بھی لندن اور پیرس کی ریتلی اور گرد آلود سڑکوں سے بالکل مختلف تھیں۔

احیاء دین کا آغاز

سپین کی یہ حکومت اگرچہ اس وقت کے مسلمان حکمرانوں کی بدعملیوں اور سازشوں کے نتیجہ میں قائم نہ رہ سکی لیکن خلفائے احمدیت نے سپین میں دین حق کے از سرِ نو احیاء کے لئے ہمیشہ جو مخلصانہ کوششیں اور دردمندانہ دعائیں کی ہیں وہ ایک دن ضرور رنگ لائیں گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ جب پہلی بار سپین تشریف لائے تو غرناطہ میں قیام کے دوران اللہ تعالیٰ نے آپ کی متضرعانہ دعاؤں کو سنا اور ایک عظیم الشان بشارت سے نوازا۔ چنانچہ حضورؒ نے فرمایا۔

’’میں بہت پریشان تھا۔ سات سو سال تک وہاں مسلمانوں کی حکومت رہی ہے۔ اس وقت کے بعض غلط کار علماء کی سازشوں کے نتیجہ میں وہ حکومت مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گئی… غرناطہ جاتے ہوئے میرے دل میں آیا کہ ایک وقت وہ تھا کہ یہاں کے در و دیوار سے درود کی آوازیں اُٹھتی تھی۔ آج یہ لوگ گالیاں دے رہے ہیں۔ طبیعت میں بڑا تکدر پیدا ہوا۔ چنانچہ میں نے ارادہ کیا کہ جس حد تک کثرت سے درود پڑھ سکوں گا پڑھوں گا تا کہ کچھ تو کفارہ ہو جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی حکمت نے مجھے بتائے بغیر میری زبان کے الفاظ بدل دیئے۔ گھنٹے دو گھنٹے کے بعد اچانک جب میں نے اپنے الفاظ پر غور کیا تو میں اس وقت درود نہیں پڑھ رہا تھا بلکہ اس کی جگہ لا الہ الا انت اور لا الہ الا ھو پڑھ رہا تھا یعنی توحید کے کلمات میری زبان سے نکل رہے تھے۔ تب میں نے سوچا کہ اصل تو توحید ہی ہے۔‘‘

الغرض حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ارض اندلس پر از سرِ نو دین حق کا جھنڈا لہرانے کے لئے یکم فروری 1936ء کو محترم ملک محمد شریف صاحب گجراتی کو قادیان سے سپین روانہ فرما کر جس مشن کا آغاز فرمایا تھا وہ خلفائے احمدیت کی بابرکت دعاؤں اور تاریخ ساز منصوبوں کے ذریعہ محترم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر جیسے وفا شعار اور فدائی واقفین زندگی کی بے لوث قربانیوں کے جلوں میں مسلسل آگے بڑھ رہا ہے اور اللہ کے فضل سے ہر آنے والے دن میں اس میں تقویت اور وسعت پیدا ہو رہی ہے۔

جماعت احمدیہ کو سپین میں تقریباً 750 سال کے طویل عرصہ کے بعد خلافت ثالثہ کے عہد باسعادت میں پیدروآباد کے مقام پر بیت الذکر بنانے کی توفیق ملی اور 9؍اکتوبر 1980ء کو وہ ساعت سعد آئی جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنے دست مبارک سے نہایت متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ اس کا سنگ بنیاد رکھا اور اسے ’’بیت بشارت‘‘ کے نام سے موسوم کیا۔ پیدروآباد میڈرڈ سے قرطبہ جانے والی شاہراہ پر قرطبہ سے 34 کلو میٹر پہلے واقع ہے۔ بیت الذکر کے دونوں اطراف سے سڑکیں گزرتی ہیں اور بلند مقام پر واقع ہونے کی وجہ سے بیت کے سفید مینار دور سے دکھائی دیتے ہیں۔ بلاشبہ جماعت احمدیہ کی یہ بیت اس خطہ میں دین حق کے احیائے نو کے اس عظیم الشان انقلاب کا پیش خیمہ ہے جس کا ظہور خدا تعالیٰ کا منشاء اور اس کی اٹل تقدیر ہے۔

(روزنامہ الفضل 29؍ اپریل 2010ء صفحہ 5-6)

سپین میں مسجد بشارت کا سنگِ بنیاد رکھے جانے کی دلوں کو گرما دینے والی تفصیلات

9؍اکتوبر 1980ء کو چودھویں صدی اسلامی کے آخری سال… انتہائی مبارک تقریب سعید، انتہائی مبارک دن، انتہائی مبارک گھڑی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بنیادی اینٹ رکھنے کے بعد حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کو دنیا کی تمام احمدی مستورات کی طرف سے اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

(یہ رپورٹ کتاب ’’دورۂ مغرب 1400ھ‘‘ سے اخذ کی گئی ہے۔)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے چودھویں صدی ہجری کے آخری سال 1400ھ بمطابق 1980ء میں خالص دینی اغراض و مقاصد کے لیے پورے چار ماہ دنیا کے تین براعظموں میں پھیلے ہوئے تیرہ ممالک کا جو دورہ فرمایا اس کی تفصیلی رپورٹ جناب مسعود احمد خان صاحب دہلوی مدیر روزنامہ الفضل ربوہ اپنے موقر روزنامہ کو بھیجتے رہے جو بالاقساط شائع ہوتی رہی اور بعد ازاں کتابی صورت میں بھی شائع ہو کر مستند دستاویز کا درجہ پا گئی۔)

اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں 9؍اکتوبر 1980ء (بمطابق 28؍ ذی القعدہ 1400ھ۔ بروز جمعرات) کا دن انتہائی برکتوں، انتہائی خوشیوں اور انتہائی مسرتوں سے معمور دن تھا جبکہ حضرت مہدی علیہ السلام کے تیسرے اور مقدس نافلہ سیدنا حضرت حافظ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحبؒ نے دردمندانہ اور عاجزانہ دعاؤں کے پُرکیف ماحول میں اسلامی عظمتِ رفتہ کے شہر قرطبہ سے 32 کلومیٹر کے فاصلہ پر قصبہ پیدروآباد (PEDRO ABAD) میں خدائے واحد و یگانہ کی عبادت اور اس کی حمد کے لیے مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔

سپین میں اسلام کے احیا کے لیے سات سو چوالیس (744) سال بعد یہ سب سے پہلی مسجد ہے جس کی تعمیر کی سعادت جماعت احمدیہ کو حاصل

ہوئی۔ تا خدائے واحد کی توحید اس زمین پر پھیلے اور ہسپانوی قوم ایک دفعہ پھر توحید کے نور سے منور ہو کر اس فخر الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی غلامی اختیار کر کے سلامتی اور امن کی زندگی بسر کر سکے۔

امریکہ، سویڈن، ناروے، ڈنمارک، سوئٹزرلینڈ، نائیجیریا، انگلستان، ہالینڈ، ایران اور پاکستان کے ممالک کے احمدی احباب اس بابرکت تقریب میں شامل ہونے کے لیے تشریف لائے۔

آج عید ہے

حضورؒ نے اہل خانہ کو ہدایت فرمائی کہ آج کے روز کوئی ملاقات نہیں ہوگی اور نہ ہی کسی قسم کی کوئی disturbance ہو۔ آپ نے فرمایا تھا کہ میں سارا وقت دعاؤں میں گزارنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ حضورؒ ساڑھے تین بجے صبح سے قبل کے وقت سے ہی دعاؤں میں مصروف رہے۔ اڑھائی بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور مولوی کرم الٰہی ظفر صاحب سے فرمایا: ''خوش ہوں آج عید کا دن ہے۔''

پیدروآباد: میڈرڈ سے قرطبہ جانے والی شاہراہ پر واقع ہے اور قرطبہ سے 34 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ مسجد کے لیے خریدی گئی زمین کا کل رقبہ 15 کنال کے قریب ہے۔ زمین کے دونوں طرف سڑک گزرتی ہے۔ ایک طرف میڈرڈ کو جانے والی شاہراہ ہے اور دوسری طرف گاؤں کو جانے والی پختہ سڑک ہے۔ اونچی جگہ ہے جہاں سے اردگرد کا سارا علاقہ نظر آتا ہے۔ جماعت احمدیہ سپین کے احباب نے بہت ہی محنت اور مستعدی سے کام کیا۔ کئی روز تک وقارِعمل کر کے مسجد کے علاقہ کو صاف کیا۔

جب حضورؒ پیدروآباد تشریف فرما ہوئے تو سب سے پہلے زمین کے رقبہ کا جائزہ لیا۔ پھر حضورؒ نے ظہر وعصر کی نماز پڑھائی۔ مکرم منیر الدین شمس صاحب نے اذان کہی۔ حضورؒ کے ارشاد پر مکرم کمال یوسف صاحب نے ظہر کی نماز کی اقامت کہی اور عصر کی اقامت سید محمود احمد ناصر صاحب نے کہی۔ ہر دل خدا کی حمد سے معمور اور رقت کے جذبات سے بھرپور تھا۔ خدا تعالیٰ سے رو رو کر عاجزانہ دعائیں کیں کہ خدا اسلام کو ایسا غلبہ عطا کرے جو قیامت تک باقی رہے۔

مسجد کا سنگِ بنیاد

ٹھیک 3 بج کر 40 منٹ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اس جگہ پہنچے جہاں مسجد کی بنیاد رکھی جانی تھی۔ مکرم سید محمود احمد صاحب ناصرؔ بنیاد

کے پتھر (slab) کو جو تقریباً بارہ انچ چوڑا، بارہ انچ لمبا اور ڈیڑھ انچ موٹا تھا، تھامے ہوئے تھے۔ حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انگوٹھی کے ساتھ بنیاد کے پتھر کو برکت دی۔ پھر فرمایا: میں کچھ وقت دعا کروں گا پھر بنیاد رکھوں گا۔

چنانچہ حضورؒ نے حسبِ ذیل آیات قرآنیہ اور دعائیں پڑھیں اس وقت ہر آنکھ سے آنسو رواں تھے اور ہر دل میں انتہائی رقت طاری تھے۔

وَاِذۡ یَرۡفَعُ اِبۡرٰہٖمُ الۡقَوَاعِدَ مِنَ الۡبَیۡتِ وَاِسۡمٰعِیۡلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۱۲۸﴾ رَبَّنَا وَاجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَیۡنِ لَکَ وَمِنۡ ذُرِّیَّتِنَاۤ اُمَّۃً مُّسۡلِمَۃً لَّکَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبۡ عَلَیۡنَا ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ ﴿۱۲۹﴾

(البقرة: 128- 129)

رَبَّنَا اسۡتَجَبۡتَ دُعَاءَ اِبۡرَاهِيۡمَ وَ اِسۡمٰعِيۡلَ (عَلَيۡهِمَا السَّلَامُ) وَ بَعَثۡتَ فِيۡنَا رَسُوۡلاً تَلٰی عَلَيۡنَا آيَاتِكَ وَ عَلَّمۡنَا الۡكِتَابَ وَ الۡحِكۡمَةَ وَ زَكَّانَا بِقُوَّتِهِ الۡقُدۡسِيَة وَ اَحۡيَانَا بِحَيَاتِهِ الۡاَبَدِيَّةِ وَ نَوَّرَنَا بِنُوۡرِهِ الۡاَتَمِّ الَّذِیۡ وَسِعَ الزَّمَانَ وَ الۡمَكَانَ اِلٰی يَوۡمِ الۡقِيَامَةِ. رَبَّنَا بِفَضۡلِكَ آتَيۡتَنَا عَقۡلًا سَلِيۡمًا وَ قَلۡبًا مُنِيۡبًا فَنَجۡهَدُ اَنۡ لَا نَرۡغَبَ عَنۡ مِلَّةِ اِبۡرَاهِيۡمَ وَ لَا عَنۡ دِيۡنِ الۡمُصۡطَفٰی خَاتَمَ النَّبِيِّيۡنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ. رَبَّنَا قُلۡتَ أَسۡلِمُوۡا۔أَسۡلَمۡنَا يَا رَبَّ الۡعَالَمِيۡنَ۔ أَسۡلَمۡنَا يَا رَبَّ الۡعَالَمِيۡنَ۔

(قرآنی دعا اپنے الفاظ میں)

پھر حسب ذیل آیات تلاوت فرمائیں:

رَبَّنَاۤ اِنَّنَا سَمِعۡنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیۡ لِلۡاِیۡمَانِ اَنۡ اٰمِنُوۡا بِرَبِّکُمۡ فَاٰمَنَّا ٭ۖ رَبَّنَا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَکَفِّرۡ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الۡاَبۡرَارِ ﴿۱۹۴﴾ۚ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدۡتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخۡزِنَا یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ اِنَّکَ لَا تُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ ﴿۱۹۵﴾ فَاسۡتَجَابَ لَہُمۡ رَبُّہُمۡ اَنِّیۡ لَاۤ اُضِیۡعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنۡکُمۡ مِّنۡ ذَکَرٍ اَوۡ اُنۡثٰی

(آل عمران: 194- 196)

رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ ہَدَیۡتَنَا وَہَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡکَ رَحۡمَۃً ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡوَہَّابُ ﴿۹﴾

(آل عمران: 9)

ان آیات اور دعاؤں کا ترجمہ صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے پرشوکت اور پرسوز آواز میں پڑھ کر سنایا جبکہ اس کا سپینش زبان میں ترجمہ مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر نے کیا۔ حضورؒ بھی بنیاد میں نیچے اترے ہی تھے کہ ساری فضا اللہ اکبر، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد، طارق بن زیاد زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔

سب سے پہلا نعرہ مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے لگایا۔ اس کے بعد نعروں کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ اسلام کو ایک فتح عظیم حاصل ہوئی ہے اور ایک بہت بڑا محاذ جیت لیا گیا ہے۔

حضورؒ کے بنیادی اینٹ رکھنے کے بعد حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کو دنیا کی تمام احمدی مستورات کی طرف سے اور پھر حضور کے ارشاد پر حسبِ ذیل دوستوں کو اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

سید محمود احمد صاحب ناصر امریکہ، مولانا شیخ مبارک احمد صاحب لندن، کمال یوسف صاحب ناروے، نسیم مہدی صاحب سوئٹزرلینڈ، منصور احمد خاں صاحب مغربی جرمنی، لئیق منیر صاحب مغربی جرمنی، مسٹر سوین ہینسن (Mr Svend Hansen) ڈنمارک، منیر الدین صاحب سویڈن، اللہ بخش صادق صاحب ہالینڈ، منیر الدین شمسؔ صاحب لندن، صالح محمد خان صاحب، سردار منیر احمد صاحب لندن، آرکیٹیکٹ۔ پیدروآباد کی سب سے معمر عورت Sra Madalen A Lope Ruiz، سب سے چھوٹا بچہ Jose Osuna Salina، مولوی کرم الٰہی صاحب ظفرؔ، مولوی عبد الستار صاحب، قرطبہ کے سپینش احمدی محمد احمد صاحب، عبد الرحمٰن صاحب، صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری۔

اس دوران سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی اقتداء میں تمام حاضرین لا الہ الا اللہ۔ لا الہ الا اللہ پڑھ رہے تھے۔

سنگِ بنیاد کی تقریب کے دوسرے حصہ میں عطاء الٰہی صاحب ابن مولوی کرم الٰہی صاحب ظفرؔ نے تلاوتِ قرآن پاک جبکہ طارق احمد بھٹی صاحب نے نظم پڑھی۔

حضورؒ نے احباب کو انگریزی میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مسجد کی تعمیر کا کام اپنی حقیقت کے لحاظ سے بہت اہم کام ہے۔ مسجد خدائے واحد کی عبادت کے لیے بنائی جاتی ہے۔ مسجد ہمیں یہ سبق سکھاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں تمام انسان برابر ہیں۔ خواہ وہ غریب ہوں یا امیر۔ پڑھے لکھے ہوں یا ان پڑھ۔ پیدروآباد کے رہنے والے ہوں یا ہزاروں میل دور پاکستان میں مقیم ہوں۔ بلحاظ انسان سب برابر ہیں۔ حضورؒ نے فرمایا اسلام ہمیں باہم محبت اور الفت سے رہنے کی تعلیم دیتا ہے۔ ہمیں انکساری سکھاتا ہے۔ اور بتاتا ہے کہ انسانوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرتے وقت ہمیں مسلم اور غیرمسلم میں کسی قسم کی کوئی تمیز روا نہیں رکھنی چاہیے۔ انسانیت کا یہی تقاضا ہے۔ حضورؒ نے فرمایا کہ میرا پیغام صرف یہ ہے کہ Love for All Hatred For None یعنی سب کے ساتھ پیار کرو، نفرت کسی سے نہ کرو۔ حضورؒ کا یہ پیغام اہلیان پیدروآباد کے لیے بہت مسرت کا باعث ہوا۔ جس کا اظہار انہوں نے تالیاں بجا کر کیا۔ آخر پر حضورؒ نے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ نیک اور سعادت مند اولاد میں بہت ترقی ہو۔ ان کی عمروں میں اور صحت میں برکت دے اور زندگی کے ہر شعبہ میں ترقی ہو۔

حضورؒ کے خطاب کے بعد پیدروآباد کے میئر نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا This is your village کہ یہ گاؤں آپ ہی کا ہے۔ ہم ہر لحاظ سے آپ کے تابعدار ہیں اور آپ کو یہاں آنے اور مسجد بنانے کو مبارکباد دیتے ہیں۔

پریس کانفرنس

اس موقعہ پر ایک پریس کانفرنس بھی ہوئی۔ ریڈیو اور ٹی وی کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ اس سوال کے جواب میں کہ آپ نے مسجد کے لیے پیدروآباد کی جگہ کو کیوں انتخاب کیا؟ حضورؒ نے فرمایا کہ ہم نے اس جگہ کو نہیں چنا بلکہ خدا تعالیٰ نے چنا ہے۔ جس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہاں کے لوگ بہت اچھے ہیں۔

مقامی احباب کا شوق

پیدروآباد کے مرد، عورتیں، بچے، بوڑھے اور جوان آہستہ آہستہ سینکڑوں کی تعداد حضورؒ کے اردگرد جمع ہو گئے اور جلد ہی ایسی صورتِ حال پیدا ہوگئی کہ نقل و حرکت مشکل ہوگئی۔ حال یہ تھا کہ جہاں بھی اور جس سمت میں حضورؒ تشریف لے جاتے آپ کے گرد جمگھٹے کی صورت ہو جاتی۔ یوں معلوم ہوتا کہ ہر شخص حضورؒ کے قرب کا متمنی ہے ان میں سے شاید کوئی ایک شخص بھی ایسا نہ تھا جو انگریزی بول سکتا ہو۔ لیکن ان کے چہروں کی بشاشت اور ان کی آنکھوں کی چمک سے ان کی محبت کے جذبات کچھ ایسے رنگ میں ان کی قلبی کیفیات کو ظاہر کر رہے تھے جس کے بیان

سے زبان عاجز تھی۔

وہ بادشاہ ہے

حضورؒ جب مستورات کے حصہ میں جہاں حضرت بیگم صاحبہ اور دیگر احمدی خواتین اور دوسری خواتین جمع تھیں، تشریف لے گئے تو پیدرو آباد کی کم عمر بچیوں نے وہاں ایک دائرہ بنا کر اور خوشی سے تالیاں بجا بجا کر گانا اور اچھلنا کودنا شروع کر دیا اور اس کے ساتھ یہ فقرہ بھی کہنا شروع کیا۔ El-Rey El-Rey یعنی He is king,He is king۔

آرکیٹیکٹ سے ملاقات

شام چھ بجے اس گاؤں سے واپس روانگی ہوئی۔ اسی روز شام کو حضورؒ نے José Luis Lope y López de Rego آرکیٹکٹ سے ملاقات فرمائی اور مسجد کے نقشہ وتعمیر کے متعلق تفصیلاً ہدایات دیں۔ آرکیٹیکٹ حضورؒ سے ملاقات سے بہت خوش تھا اور حضورؒ کی نورانی شخصیت سے بے حد متاثر ہوا۔

سنگِ بنیاد رکھنے کی اس تقریب سے دل اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء سے بھرپور تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ''ناصر دین'' کی تضرعات کو قبولیت کا شرف بخشا۔ چنانچہ اسی کی دی ہوئی توفیق سے اور اسی کے نام کی سربلندی کے لیے احیائے اسلام کی ایک نئی صبح کا سپین کی سرزمین میں آغاز ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

(ماخوذ از دورہ مغرب 1400ھ۔صفحہ 528-549)

مسجد بشارت کا افتتاح

10/ستمبر 1982ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اس مسجد کا افتتاح کرنا تھا آپ اپنے اور قافلے کے ویزے لگوانے ربوہ سے مئی 1982ء میں اسلام آباد تشریف لے گئے۔ 25/مئی عشاء کی نماز پڑھاتے ہوئے آپ کو Heart Attack ہوا اور 9/جون 1982ء کو اسلام آباد گیسٹ ہاؤس (بیت الفضل، ہاؤس نمبر 1، سٹریٹ 69، سیکٹر F8/3 اسلام آباد) میں فجر سے پہلے آپ کی وفات ہوگئی۔

10/جون 1982ء کو ربوہ مسجد مبارک میں حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا انتخاب ہوا اور اسی پروگرام کے تحت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 10/ستمبر 1982ء کو بڑے جذباتی رنگ میں مسجد بشارت سپین کا افتتاح فرمایا۔

''آج کا دن تمام دنیا کے احمدیوں کے لئے اور خصوصاً ان کے لئے جو آج اس مبارک تقریب میں شامل ہیں۔ بے انتہا خوشیوں کا دن ہے اور دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھرے ہوئے ہیں، لیکن یہ خوشیاں عام دنیا کی خوشیوں سے کس قدر مختلف ہیں! ان خوشیوں کا اظہار بھی ایک بالکل انوکھا اور اجنبی اظہار ہے۔ یہ خوشیاں ایک مقدس غم بن کر ہمارے دماغ پر چھا گئی ہیں۔ یہ خوشیاں حمد کے آنسو بن کر ہماری آنکھوں سے بہتی ہیں۔ دنیا کی خوشیوں سے ان خوشیوں کو کوئی تعلق نہیں۔ دنیا کی خوشیوں کو ان خوشیوں سے کوئی نسبت نہیں۔''

آپ نے خطبہ جمعہ میں یہ فرمایا کہ اس موقع پر مجھے ایک شخص کی یاد ستا رہی ہے جو اس مسجد کا افتتاح کرنے کا زیادہ حقدار تھا۔ جن کی دعاؤں سے یہ مسجد بنی یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ تو آپ کے رقت بھرے الفاظ سن کر ساری جماعت تڑپ اٹھی کوئی آنکھ ایسی نہ تھی جو غم سے نڈھال ہو کر اشکبار نہ ہوئی ہو یہ عجیب جذباتی لمحات تھے۔

مسجد بشارت کے افتتاح کی خبریں تصاویر سمیت عرب دنیا کے ٹی وی چینلز پر بھی نشر ہوئیں۔

مسجد بشارت کا بننا اور سات سو سال بعد سپین میں پھر سے اذان کی آواز بلند ہوئی اور مسجد کے میناروں سے پانچ وقت اللہ اکبر کی صدا بلند ہونے لگی جو اللہ کے فضل سے آج تک جاری ہے۔ مسجد کے افتتاح کے موقع پر ساری دنیا میں شکرانے کے نوافل ادا کیے اور چراغاں کا اہتمام بھی کیا گیا۔

مسجد بشارت کا آرکیٹیکچر مغل سٹائل کا ہے اور اب تو extend ہو کر وہاں بڑا کمپلیکس بن گیا ہے۔ مسجد کی کئی بار توسیع ہوئی۔ مہمانوں کے لیے گیسٹ ہاوسز، مسجد کے احاطہ کے اندر گھر بھی بن گئے ہیں۔ لجنہ ہال، ایک کانفرنس ہال، مرکزی لائبریری اور حضرت خلیفۃ المسیح کی رہائش۔ مسجد بہت خوبصورت ہے اور دور سے دیکھنے والوں کا دعوت نظارہ دیتی ہے۔ مسجد کے اردگرد گھاس لگی ہوئی اور پھل پھولدار پودے اس کی خوبصورتی کو مزید بڑھا دیتے ہیں۔

مسجد بشارت میڈرڈ سے قرطبہ جانے والی مرکزی شاہراہ پر واقع ہے۔ اس سڑک سے گزرنے والے ہزاروں لوگ سڑک سے مسجد کا خوبصورت نظارہ کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے مسجد بشارت سپین کے سنگِ بنیاد کے موقع پر ایک ارشاد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس جگہ کا انتخاب نہ میں نے کیا ہے نہ کرم الٰہی ظفر صاحب نے بلکہ اس جگہ کا انتخاب خدا تعالیٰ نے کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کے لئے اس جگہ کو چنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا پس اب یہ جگہ اور یہ مسجد بہت اہم ہے اور اب ان شاء اللہ اسی جگہ سے سپین میں اسلام کا نور پھیلے گا اس جگہ کو اب ہمیشہ کے لئے ایک مرکزی حیثیت حاصل رہے گی۔

(روزنامہ الفضل 19/جنوری 2005ء صفحہ 1-2)

طلحہ چوہدری۔ مبلغ سلسلہ سلووینیا

مسجد مبارک ہیگ اور حضرت مصلح موعودؓ

جماعت احمدیہ ہالینڈ کو تاریخ کا ایک ایسا عظیم الشان اعزاز نصیب ہوا جس پر ہالینڈ کے احمدی خصوصاً اور دوسرے ولندیزی باشندے عموماً جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔ یہ اعزاز حضرت مصلح موعودؓ کا ورودِ ہالینڈ ہے۔

18/جون 1955ء کو حضرت مصلح موعودؓ اہل قافلہ کے ہمراہ دوپہر کے وقت ہالینڈ کی سرزمین میں داخل ہوئے اور پانچ بجے کے قریب قافلہ ہیگ کے مضافات میں داخل ہوا۔

24/جون کو حضورؓ نے نماز جمعہ پڑھائی اور انگریزی زبان میں تقریباً آدھے گھنٹے کا خطبہ ارشاد فرمایا۔

اس خطبہ میں آپ نے ڈچ زبان میں ترجمہ قرآن کرنے کے متعلق اور ہالینڈ میں مسجد کی تعمیر کے بارے میں جماعت کی رہنمائی فرمائی۔

25/جون 1955ء کو حضرت مصلح موعودؓ بذریعہ ہوائی جہاز جرمنی کے شہر ہیمبرگ کے لیے روانہ ہوئے۔

(ماخوذ از رپورٹ مشن ہالینڈ+تاریخ احمدیت جلد 16 صفحہ 530)

29/جون کو حضرت مصلح موعودؓ بذریعہ ہوائی جہاز واپس ہیگ تشریف لائے۔

اسی روز آٹھ بجے رات کو ہیگ کی جماعت نے حضورؓ کے اعزاز میں ایک عمارت De Dierentuin میں ایک استقبالیہ کا انتظام کیا تھا۔ اس موقع پر ڈیڑھ سو افراد نے شرکت کی جن میں پریس کے نمائندے اور کئی معززین بھی شامل تھے۔

مکرم ابوبکر ایوب صاحب نے تلاوت کی جس کے بعد ہالینڈ کے نو مسلم دوست مکرم عبداللطیف دیلون صاحب نے ایڈریس پیش کیا۔ اس ایڈریس میں آپ نے حضورؓ کی تشریف آوری پر شکریہ ادا کیا اور مقامی جماعت کی طرف سے خوشی اور عقیدت کے جذبات کا اظہار کیا۔

اس کے بعد حضورؓ نے انگریزی میں تقریر فرمائی۔

حضورؓ نے ہالینڈ میں تعمیر مسجد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''یہ مسجد پاکستان کی احمدی مستورات کے چندہ سے بنائی گئی۔ شاید یہی وجہ ہے کہ ہالینڈ میں اللہ تعالیٰ نے متعدد خواتین کو بھی قبولِ اسلام کی توفیق عطا فرمائی ہے اور وہ سب بہت مخلص ہیں۔''

حضورؓ نے فرمایا: ''ہمیں اس بات پر مطمئن نہیں ہونا چاہیے کہ ہم نے ڈچ زبان میں یا بعض اور زبانوں میں قرآن پاک کے تراجم شائع کیے ہیں اور ہیگ میں مسجد تعمیر کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر ہم اپنی ان ذمہ داریوں پر نظر ڈالیں جو اللہ تعالیٰ نے ہم پر عائد کی ہیں تو ہمیں اپنی ان حقیر کوششوں پر

شرم محسوس ہوتی ہے۔ ہمارے خدا نے ہمارا یہ فرض قرار دیا ہے کہ ہم دنیا بھر میں اسلام کو پھیلائیں۔ دنیا کی سب زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کریں اور ہر ملک اور ہر علاقہ میں جگہ جگہ مساجد تعمیر کریں.....''

(الفضل 10/جولائی 1955ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ہالینڈ میں یکم جولائی کو دوسرا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

حضور نمازِ جمعہ کے بعد مسجد مبارک (ہیگ) کی زیرِ تعمیر عمارت دیکھنے کے لیے تشریف لے گئے۔ اس وقت دیواریں تعمیر ہو چکی تھیں مگر چھتیں ابھی نہیں پڑی تھیں۔ حضور نے مسجد کے ہال والے حصہ میں کھڑے ہو کر اس مسجد کے بابرکت ہونے کے لیے ایک لمبی اور پُرسوز دعا فرمائی۔

(سلسلہ احمدیہ جلد دوم صفحہ 478)

عدنان اشرف ورک

حضرت عیسیٰؑ کی بن باپ پیدائش سائنس کے تناظر میں

عیسائی حضرات حضرت عیسیٰؑ کی بن باپ پیدائش کو حضرت عیسیٰؑ کی خدائی کے ثبوت کے طور پر پیش کرتے ہیں کہ حضرت مریمؑ روح القدس سے حاملہ ہوئیں اور بیٹا خدا یعنی حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے۔ جبکہ قرآن کریم آج سے پندرہ سو سال قبل سائنس کے ان رازوں سے پردہ اٹھاتا ہے جن کا علم انسان کو کئی صدیوں بعد ہوا۔قرآن کریم کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش اچھمبی ضرور ہے لیکن نہ تو قانون قدرت سے بالا تر ہے اور نہ یہ دنیا میں اکیلی مثال ہے۔کیونکہ بائیبل میں بن باپ پیدا ہونے والوں کی مثال موجود ہے۔بائیبل میں حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ کے ایک شخص ملک صدق سالم کے متعلق لکھا ہے ’’پھر سالم یعنی صلح کا بادشاہ یہ بے باپ، بے ماں، بےنسب نامہ ہے نہ اس کی عمر کا شروع، نہ زندگی کا آخر بلکہ خدا کے بیٹے کے مشابہ ٹھہرا‘‘ (عبرانیوں باب 7 آیت 3۔2) مگر ان کو ہرگز خدا کا بیٹا قرار نہیں دیا گیا۔قرآن کے مطابق عورت بغیر مرد سے تعلق قائم کیے بھی حاملہ ہوسکتی ہے اور اس طرح کے کئی واقعات تاریخ میں ملتے ہیں۔مملکت چین کا شہنشاہ فوہی (Fo_Hi)، نیومیکسیکو کا عظیم انقلابی راہنما پوشائینے (poshaiyanne) (انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجن اینڈ اتھیکس والیم 12 صفحہ 624) نیز سکندر اعظم (الیگزنڈر آف میسڈ صفحہ 62،63)، گوتم بدھ (بدھزم بائی ٹی ڈبلیو رسڈیوڈز صفحہ 182) چین کے منچو خاندان کا سربراہ اور چنگیز خاں بن باپ پیدا ہوئے (انسائیکلوپیڈیا بریٹینکا)۔ دنیا کی جینیٹکس کی کتب میں ایسے متعدد واقعات درج ہیں کہ عورتوں نے بغیر کسی مرد سے تعلق قائم کیے بچوں کو جنم دیا۔

(The transactionsof the American Neurological Association.Vol60.page86,85)

سائنس کی یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ دنیا میں بعض عورتیں اپنے اندر نر اور مادہ دونوں خاصیتیں رکھتی ہیں جس میں نر والا حصہ چھپا اور مادہ کی علامات ظاہر میں ہوتی ہیں۔ ان عورتوں کو سائنس کی اصطلاح میں HERMAPHARODITE کہتے ہیں۔جس میں عورت کے زیر ناف پیڑو کے نچلے حصہ میں ایسے ٹیومرز پیدا ہوجاتے ہیں جن میں مردانہ مادۂ تولید یعنی Y کروموسوم پیدا کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے یہ Y کروموسوم کسی ہیجانی کیفیت مثلاً خواب میں جنسی تعلق یا شدید جنسی خوف کے پیدا ہونے پر حرکت میں آتے ہیں اور X کروموسوم سے مل جاتے ہیں اور عورت بغیر کسی مرد سے تعلق قائم کیے حاملہ ہوجاتی ہے۔اس مادۂ تولید کو جو کسی عورت میں شاذونادر ہی پیدا ہوتا ہے ’’آرہنو بلاس ٹوما‘‘ Arrhenoblasstoma کہتے ہیں۔کنواری عورت کے اس طرح حاملہ ہوجانے کو سائنس کی اصطلاح میں PARTHENOGENESIS کہتے ہیں۔آج کے دور میں اس معمہ کو سمجھنا اور بھی آسان ہوگیا ہے یوٹیوب ایسی کئی مثالوں سے بھرا پڑا ہے جس میں بعض عورتوں اور مردوں میں نر و مادہ دونوں سیکس پائے گئے جنہیں HERMAPHARODITE کہا جاتا ہے۔

قرآن کریم کے بیان کے مطابق حضرت مریمؑ بھی ایک HERMAPHARODITE تھیں کیونکہ قران کریم جہاں حضرت مریمؑ کے حاملہ ہونے کا ذکر کرتا ہے وہاں ایک جگہ انہیں مؤنث اور دوسری جگہ مذکر مخاطب کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَالَّتِيٓ اَحۡصَنَتۡ فَرۡجَهَا فَنَفَخۡنَا فِيۡهَا مِنۡ رُّوۡحِنَا وَجَعَلۡنٰهَا وَابۡنَهَآ اٰيَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۹۲﴾

(الانبیاء:91)

ترجمہ:اور اس (مریم) کو (بھی یاد کرو) جس نے اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھا۔تو ہم نے اس (مؤنث) میں اپنی روح (یعنی کلام) پھونک دی اور ہم نے اس (مریمؑ) اور اس کے بیٹے کو تمام جہانوں کے لئے نشان بنا دیا۔

پھر اسی مضمون کو اللہ تعالیٰ سورۃ تحریم میں بیان کرتا ہے لیکن وہاں حضرت مریمؑ کو مذکر بیان کرتا ہے

وَمَرۡيَمَ ابۡنَتَ عِمۡرٰنَ الَّتِيٓ اَحۡصَنَتۡ فَرۡجَهَا فَنَفَخۡنَا فِيۡهِ مِنۡ رُّوۡحِنَا وَصَدَّقَتۡ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتۡ مِنَ الۡقٰنِتِيۡنَ ﴿۱۳﴾

(التحریم:12)

ترجمہ:اور عمران کی بیٹی مریمؑ کی جنہوں نے اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھا تو ہم نے اس (مذکر) میں اپنی روح پھونکی اور اپنے پروردگار کے کلام اور اس کی کتابوں کو برحق سمجھتی تھیں اور فرمانبرداروں میں سے تھیں۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت مریمؑ کے اندر X کروموسوم کو حکم دیا اور پھر ان ہی کے اندر موجود Y کروموسوم کو حکم دیا کہ وہ باہم ملیں اور حمل ٹھہرے۔ سائنس کے مطابق اس طرح کے ملاپ کے لیے ضروری ہے کہ عورت کے اندر ایک جنسی ہیجانی کیفیت پیدا ہو جو مردانہ کروموسوم کو جنبش دے تا وہ زنانہ کروموسوم سے مل کر حمل ٹھہرائے۔قرآن کریم نے اس ہیجانی کیفیت کے پیدا ہو جانے کا بھی ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاذۡكُرۡ فِي الۡكِتٰبِ مَرۡيَمَ ۘ اِذِ انۡتَبَذَتۡ مِنۡ اَهۡلِهَا مَكَانًا شَرۡقِيًّا ﴿۱۷﴾
فَاتَّخَذَتۡ مِنۡ دُوۡنِهِمۡ حِجَابًا ۚ فَاَرۡسَلۡنَاۤ اِلَيۡهَا رُوۡحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا
سَوِيًّا ﴿۱۸﴾ قَالَتۡ اِنِّيۡۤ اَعُوۡذُ بِالرَّحۡمٰنِ مِنۡكَ اِنۡ كُنۡتَ تَقِيًّا ﴿۱۹﴾

(مریم:17۔19)

ترجمہ:اور تو اس کتاب میں سے مریم کا ذکر بیان کر جب وہ اپنے رشتہ داروں سے دور ایک مشرقی مکان کی طرف چلی گئی اور اس نے (اپنے اور) اپنے رشتہ داروں کے درمیان پردہ کرلیا (یعنی علیحدگی میں عبادت کرنے لگی) پس ہم نے اس کی طرف اپنا فرشتہ بھیجا جو اس کے سامنے ایک مکمل جوان تندرست آدمی کی صورت میں ظاہر ہوا۔ (حضرت مریمؑ نے اسے کہا) میں تجھ سے رحمان خدا کی پناہ مانگتی ہوں اگر تیرے اندر کچھ بھی تقویٰ ہے۔

حضرت مریم علیہ السلام جوان اور اپنے رشتے داروں سے دور عبادت خانہ میں اکیلی تھیں۔ اس حالت میں ان کے پاس فرشتہ ایک جوان تندرست آدمی کی شکل میں آتا ہے جسے دیکھ کر حضرت مریمؑ سخت خوفزدہ ہوجاتی ہیں ان کو اپنی عزت کا سخت خوف پیدا ہوتا ہے یہی وہ وقت تھا جب Y کروموسوم میں جنبش پیدا ہوئی اور وہ X کروموسوم سے ملا اور حضرت مریمؑ کو حمل ٹھہرا۔

نیز اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کا بن باپ پیدا ہونا کوئی پہلا واقعہ نہیں بلکہ دنیا کی شروعات تو ہوئی ہی اس طرح تھی کہ اکیلی عورت بغیر خاوند کے بچہ جنتی تھی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّكُمُ الَّذِيۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَبَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالًا كَثِيۡرًا وَّنِسَآءً

(النساء:1)

ترجمہ:لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک مؤنث جان (یعنی عورت) سے پیدا کیا اور اُسی مؤنث جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت مرد وعورت دنیا میں پھیلا دیے۔

اسی مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سورۃ آل عمران آیت 60 میں فرماتا ہے۔

اِنَّ مَثَلَ عِيۡسٰى عِنۡدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنۡ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ﴿۶۰﴾

ترجمہ:اللہ کے نزدیک عیسیٰ کی مثال آدم جیسی ہے، اللہ نے اسے مٹی سے پیدا کیا، پھر کہا: ہوجاؤ پس وہ ہوگئے۔

اب آدم کی مثال حضرت عیسی علیہ السلام سے تب ہی مطابقت کھاسکتی ہے اگر وہ بھی اکیلی عورت سے پیدا ہوا ہو۔آگے خلقه من تراب کہہ کر اس غلط فہمی کا ازالہ کیا کہ یہاں وہ آدم مراد نہیں جو میاں بیوی کے ملاپ سے پیدا ہوا بلکہ وہ آدم مراد ہے جو ابتدائی تخلیقی مراحل سے بننے والی عورت سے پیدا ہوا جس کا ذکر سورۃ النساء میں گزرا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدائش کو کوئی خلاف قدرت واقعہ بیان نہیں کیا چنانچہ جب نجران کے عیسائیوں کا وفد آپؐ کے پاس مدینہ آیا اور انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے حوالے سے سوال کیا تو آپؐ نے جواب میں فرمایا ’’ان عیسی حملته امه كما تحمل المرأة ثم وضعته كما تضع المرأة

(روح المعانی جلد 3 صفحہ 75)

یعنی عیسیٰؑ کو اس کی ماں نے حمل میں لیا جس طرح عورتیں حمل میں لیتی ہیں پھر اسے جنا جس طرح عورتیں بچہ جنتی ہیں۔

بعض سائنس دانوں کے مطابق Hermophodite کے علاوہ بھی عورت حاملہ ہوجاتی ہے چنانچہ پاکستان کے ماہر جینیٹک سائنسدان پروفیسر ڈاکٹر ایم اسلم خان بیان کرتے ہیں کہ عورت میں دو ایکس ہوتے ہیں جب ان سے egg بنتا ہے تو ایک X رہ جاتا ہے شاذ عورتوں میں یہ X خود بخود ڈبل ہوجاتا ہے اور عورت حاملہ ہوجاتی ہے۔جب دو ایکس ملے تو لازماً نتیجہ یہی نکلا کہ لڑکی پیدا ہوگی کیونکہ لڑکی XX اور لڑکا XY کے ملاپ سے پیدا ہوتا ہے لیکن بعض حالات میں ممکن ہے کہ عورت اپنے ہی دو ایکس سے لڑکا پیدا کر دے۔چنانچہ عظیم حیاتیاتی سائنس دان ڈاکٹر ڈی لاشیل نے 1972ء میں اپنے مضمون میں 45 ایسے مردوں کا ذکر کیا جن کے ٹیسٹ لینے کے بعد معلوم ہوا کہ ان میں صرف XX کروموسوم ہیں Y کروموسوم نہیں ہے اس کے باوجود وہ مکمل مرد ہیں اس سے ثابت ہوا کہ نر کی جنس Y کروموسوم کے بغیر بھی بن جاتی ہے۔

Dr.A.delaChapelle,Nature and Origin of Males with 105-XX Sex Chromosome vol.24,page 71

مارچ 1991ء میں پاکستان کے ضلع حافظ آباد کی ایک غیر شادی شدہ لڑکی کو ڈاکٹر سلیم اختر میاں کے ہسپتال ’’شادمان ہاؤس‘‘ میں پیٹ کی تکلیف ہونے پر لایا گیا۔معائنہ کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ حاملہ ہے چنانچہ اس کے ورجینیٹی ٹیسٹ کیے گئے جس سے یہ ثابت ہوا کہ اس نے کبھی کسی سے تعلق قائم نہیں کیا۔اسی طرح 1994ء میں ضلع سرگودھا کے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر میں محبوب الٰہی نام کا لڑکا آیا جس کے پیٹ میں بچہ دانی پائی گئی اور اس کے خصیتین پیٹ کے اندر تھے اور اس کا ایک پستان عورت کی طرح ابھرا تھا جسے آپریشن میں کاٹ دیا گیا تھا چنانچہ ڈاکٹر محمد سعید کمہ نے اپنی ٹیم کے ساتھ آپریٹ کر کے اس کی بچہ دانی نکال دی اور کپوروں کو پیٹ سے نکال کر کپوروں کی تھیلی میں ڈال دیا گیا۔آج کے دور میں یوٹیوب پر ایسے واقعات کی متعدد مثالیں وڈیوز ثبوتوں کے ساتھ موجود ہیں جس میں لڑکوں یا لڑکیوں میں نر اور مادہ دونوں اعضاء پائے گئے۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری یہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 14 دسمبر 2022ء بروز بدھ 12 بجے دوپہر اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر ایک نماز جنازہ غائب اور ایک نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ ثریا جاہ صاحبہ اہلیہ مکرم ملک محمد خان صاحب مرحوم (یرلی۔یوکے)

11/دسمبر 2022ء کو 89 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت حاجی محمد موسیٰ صاحب رضی اللہ عنہ (نیلا گنبد والے) کی نواسی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، دیندار، صاف گو اور خلافت کے ساتھ اخلاص کا تعلق رکھنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ چندوں میں بڑی باقاعدہ تھیں۔ آپ کو عمرہ کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ مرحومہ 1/8 حصہ کی موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور ایک بیٹی اور بہت سے پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔ مرحومہ ڈینٹل ڈاکٹر مکرم حامد محمود صاحب (آف یوکے) کی والدہ تھیں۔

نماز جنازہ غائب

1- مکرم شیخ سعید احمد صاحب (ضلعی امیر کھم صوبہ تلنگانہ۔انڈیا)

14/اکتوبر 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ مرحوم نے 1984ء سے لے کر 2019ء تک مسلسل جماعت کا سریہ پہاڑ کے صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ علاقہ میں تبلیغی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ کئی نئی جماعتیں قائم ہونے میں ان کی کوششیں بھی شامل تھیں۔ مرحوم ایک مخلص احمدی تھے۔ نرم خو، مہمان نواز، سنجیدہ طبع اور کئی خوبیوں کے حامل نیک انسان تھے۔ چندہ جات میں بڑے باقاعدہ تھے اور وقت سے پہلے ادائیگی کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

2- مکرم ایم نظام الدین صاحب (معلم سلسلہ کڈیانلور صوبہ تامل ناڈو۔انڈیا)

12/اکتوبر 2022ء کو 55 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ آپ اپنے خاندان میں پہلے احمدی تھے۔ گھر والوں کی شدید مخالفت کے باوجود آپ ثابت قدم رہے۔ 36 سال کی عمر میں 2003ء میں زندگی وقف کر کے جامعۃ المبشرین قادیان میں چھ ماہ کا عارضی معلم کا کورس مکمل کیا اور مختلف جماعتوں میں بطور معلم سلسلہ خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم تعلیم القرآن کی کلاسیں لیتے اور بڑی حکمت کے ساتھ تبلیغ کرتے تھے۔ دس سال سے زائد عرصہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ کا تامل زبان میں ترجمہ کرتے رہے۔ تبلیغی و تربیتی امور پر اچھی تقریر کرنے کا انہیں ملکہ حاصل تھا۔ ہمیشہ چہرہ پر مسکراہٹ ہوتی تھی۔ بہت اطاعت گزار تھے۔ ہمیشہ مخلصانہ خدمت کرتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور ایک نواسا شامل ہیں۔

3- مکرمہ سیدہ صالحہ بیگم صاحبہ بنت مکرم سید یوسف شاہ صاحب کشمیری مرحوم (اسلام آباد۔کشمیر۔انڈیا)

11/جولائی 2022ء کو 87 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ مرحومہ حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ حضرت سید سیف اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی اور حضرت سید محمود عالم صاحب رضی اللہ عنہ (آف صوبہ بہار) کی نواسی تھیں۔ مرحومہ عبادت گزار، تقویٰ شعار، دلیر، ہمدرد اور ایک نیک فطرت خاتون تھیں۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ کثرت سے کرتی تھیں۔ گھر میں ایک لائبریری بنائی ہوئی تھی۔ خلافت سے اخلاص و وفا کا گہرا تعلق تھا۔ مقامی سطح پر لجنہ کی سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ پیشہ کے لحاظ سے ٹیچر تھیں۔ آپ کو حج بیت اللہ کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

4- مکرم رانا محمد سلیم خان صاحب (آف کریام۔حال لاہور)

30/اکتوبر 2022ء کو 85 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، دعا گو، سب کا خیال رکھنے والے ایک مخلص اور نیک دل انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

5- مکرم شیخ وحید احمد فرید صاحب (دنیاپور ضلع لودھراں)

18/نومبر 2022ء کو 53 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ مرحوم خدمت دین اور خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار، ایک بے ضرر اور نیک انسان تھے۔ جماعتی عہدیداروں اور واقفین زندگی کا احترام اور ان کی مہمان نوازی کرنا ان کا ایک خاص وصف تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ اہلیہ اور دو بھائی اور ایک بہن شامل ہیں۔ آپ کی بہن مکرم عامر فہیم صاحب زونل مشنری غانا کی اہلیہ ہیں۔ آپ کے ایک بھتیجے عزیزم شیخ تفرید احمد جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہیں۔

6- مکرم باسل احمد صاحب (مربی سلسلہ۔ربوہ)

2/نومبر 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ کچھ عرصہ قبل گردے خراب ہونے کی وجہ سے ان کے ڈائیلائسز ہوتے رہے۔ پھر اچانک دماغی شریان پھٹ گئی جو وفات کا باعث بنی۔ مرحوم ہردلعزیز تھے۔ خلافت سے بہت محبت تھی۔ فرائض کی ادائیگی احسن رنگ میں کرتے تھے۔ بڑوں کا احترام کرنے والے اور بچوں سے پیار اور شفقت سے پیش آنے والے تھے۔ تنظیمی کاموں اور خدمت خلق میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ اپنی بیماری کو اپنے اوپر غالب نہ آنے دیتے تھے۔ ہر حال میں خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والے اور اس کا شکر ادا کرنے والے ایک نیک فطرت انسان تھے۔

7- مکرمہ زرینہ رضا صاحبہ اہلیہ مکرم سید محمد رضا بسمل صاحب (کراچی)

25/نومبر 2022 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی حضرت منشی رحیم بخش رضی اللہ عنہ کی پڑپوتی تھیں جنہوں نے حضرت ڈاکٹر عبدالستار صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ قادیان جا کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔ مرحومہ سادہ مزاج، نیک دل، دعا گو، ملنسار، مہمان نواز اور درویش صفت خاتون تھیں۔ نہایت کفایت شعار تھیں۔ خلافت سے بقیہ صفحہ 10 پر

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ ومراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

رپورٹ: محمد اکرم محمود۔ صدر مجلس انصار اللہ ڈنمارک

سالانہ اجتماع 2022ء مجلس انصار اللہ ڈنمارک

مجلس انصار اللہ ڈنمارک کو اپنا سالانہ اجتماع حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مؤرخہ 20/ نومبر 2022ء کو مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علیٰ ذلك۔

افتتاحی اجلاس

اجتماع کا آغاز پروگرام کے مطابق گیارہ بجے محترم امیر صاحب ڈنمارک کی صدارت میں ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے انصار اللہ کا عہد دہرایا۔ نظم کے بعد محترم امیر صاحب ڈنمارک نے انصار سے خطاب کیا اور دعا کروائی۔ دعا کے بعد ایک ڈاکو منٹری دکھائی گئی جس میں مکہ اور مدینہ کے سفر کے متعلق ایک معلوماتی رپورٹ پیش کی گئی۔ اس اجلاس کے بعد ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔ یہ تقریب مسجد سے ملحقہ ناصر ہال میں منعقد کی گئی تھی۔

علمی مقابلہ جات

ریفریشمنٹ کے بعد علمی مقابلہ جات ہوئے جس میں تلاوت، تقریر، تقریر فی البدیہہ، حفظ قرآن اور کوئز شامل تھے۔ دوپہر ڈیڑھ بجے نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں جس کے بعد ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ اسی طرح امسال ایک ڈسکشن پروگرام بھی رکھا گیا جس میں ممبران کو تین گروپس میں تقسیم کر کے مختلف تربیتی عناوین دیئے گئے جس میں ممبران مجلس نے اپنی آرا کا اظہار کیا۔ اس ڈسکشن پروگرام کو بھی احباب نے بہت پسند کیا۔

اختتامی تقریب

شام ساڑھے چار بجے اختتامی تقریب منعقد کی گئی جس میں تلاوت کے بعد خاکسار نے مجلس کی سالانہ رپورٹ پیش کی امسال یہ رپورٹ سال بھر میں مجلس کی طرف سے منعقد ہونے والے مختلف پروگراموں پر

مبنی ویڈیو رپورٹ تھی۔ جس کے بعد محترم امیر صاحب نے مقابلہ جات میں کامیاب ہونے والوں میں انعامات تقسیم کئے اور اختتامی خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔

الحمد للہ یہ اجتماع کامیاب رہا۔ اللہ تعالیٰ تمام شاملین اور کارکنان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

فقہی کارنر

چندوں کا خرچ امام وقت اور نظام جماعت کا حق

کہیں سے خط (حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں) آیا کہ ہم ایک مسجد بنانا چاہتے ہیں اور تبرکاً آپ سے بھی چندہ چاہتے ہیں۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

ہم تو دے سکتے ہیں اور یہ کچھ بڑی بات نہیں مگر جبکہ خود ہمارے ہاں بڑے بڑے اہم اور ضروری سلسلے خرچ کے موجود ہیں جن کے مقابل میں اس قسم کے خرچوں میں شامل ہونا اسراف معلوم ہوتا ہے تو ہم کس طرح سے شامل ہوں۔ یہاں جو مسجد خدا بنا رہا ہے اور وہی مسجد اقصیٰ ہے وہ سب سے مقدم ہے۔ اب لوگوں کو چاہئے کہ اس کے واسطے روپیہ بھیج کر ثواب میں شامل ہوں۔ ہمارا دوست وہ ہے جو ہماری بات کو مانے نہ وہ کہ جو اپنی بات کو مقدم رکھے۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ کے پاس ایک شخص آیا کہ ہم ایک مسجد بنانے لگے ہیں۔ آپ بھی اس میں کچھ چندہ دیں۔ انہوں نے عذر کیا کہ میں اس میں کچھ نہیں دے سکتا حالانکہ وہ چاہتے تو بہت کچھ دے دیتے اس شخص نے کہا کہ ہم آپ سے بہت نہیں مانگتے صرف تبرکاً کچھ دے دیجئے۔ آخر انہوں نے ایک دَوَنی کے قریب سکہ دیا۔ شام کے وقت وہ شخص دَوَنی لے کر واپس آیا اور کہنے لگا کہ حضرت! یہ تو کھوٹی نکلی ہے۔ وہ بہت ہی خوش ہوئے اور فرمایا خوب ہوا۔ دراصل میرا جی نہیں چاہتا تھا کہ مَیں کچھ دوں۔ مسجدیں بہت ہیں اور مجھے اس میں اسراف معلوم ہوتا ہے۔

(الحکم 24/ مئی 1901ء صفحہ 9)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

ایک سبق آموز بات

دولت یا اخلاق

گھر مال و دولت سے نہیں بلکہ اخلاق سے آباد ہوتے ہیں اور خدا کے راستے میں مال خرچ کرنے والے کے مال میں کبھی بھی کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ کئی گنا بڑھ کر اس کو مال واپس ملتا ہے۔

(مرسلہ: شکیل احمد طاہر۔ قادیان)

طلوع وغروب آفتاب

24/دسمبر 2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:33	17:45
مدینہ منورہ	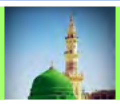	05:39	17:40
قادیان		05:58	17:30
ربوہ		05:38	17:10
اسلام آباد ٹلفورڈ		06:37	15:59